اسلامیات کی پانچویں کتاب

سلام

رہنمائے اساتذہ

ناظمہ رحمٰن

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس

تعارف

اسلامیات کی کتابوں کا یہ سلسلہ میرے لیے ایک معجزے سے کم نہیں۔ ایک عرصے سے دل میں ایک ہوک سی تھی کہ اسلام جیسے پیارے اور عملی دین کے لیے میں کچھ ایسا کام کروں کہ ہماری نسلیں اس مذہب کی روح، حُسن اور گہرائی کو سمجھ کر دل سے قبول کرتے ہوئے اسے اپنے اندر کچھ اس طرح اتار لیں کہ ان کی چال ڈھال، گفتار، اُٹھنے بیٹھنے، غرض ہر عمل میں اس مذہب کی تعلیمات کی جھلک نظر آئے اور اسلام، جو خود دین عمل ہے، اسے صرف زبانی کلامی حد سے باہر نکال کر عملی صورت میں اپنی زندگی کے ہر شعبے میں رواں دواں دکھا سکیں۔ بس اسی جذبے کے تحت میں نے اللہ کی مدد کے ساتھ کتابوں کے اس سلسلے پر کام کیا۔ میں کہاں تک کامیاب رہی، یہ اساتذہ کی کوششیں اور کتاب کا استعمال ہی بتا سکے گا۔ بہرحال اچھّی امیدیں وابستہ رکھنا ہر مسلمان کا کام ہے اور میں اسی سوچ کے ساتھ سرگرمِ عمل ہوں۔

مقصد

کتاب کے اس سلسلے کا مقصد اپنی نسلوں کے عمل اور سوچ میں اسلام کی روح شامل کرنا ہے۔ اساتذہ کا یہ فرض ہے کہ اسی جذبے کے ساتھ کتاب کے ذریعے اور کتاب کو عملی کتاب کے طور پر استعمال کرتے ہوئے ننھّے بچّوں کو تعلیم دیں تاکہ آج کا یہ بچّہ اپنی جڑوں میں اسلام کے رچاؤ کو لے کر آگے بڑھے اور اچھا انسان اور مسلمان بن جائے۔

اس مقصد کے حصول کے لیے اساتذہ کو یہ سیکھنا ہوگا کہ کتاب کس طرح استعمال کی جائے کہ بچّے تک اس کا زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچ سکے۔ توقع ہے کہ اسلامیات کا مضمون پڑھانے میں اساتذہ پورا پورا تعاون کرکے اسے دلچسپ اور پُر اثر بنا کر دکھائیں گے۔ دین سے محبّت اور اس میں دلچسپی ہی نئے دریچے کھولنے میں ہماری مددگار ثابت ہوگی۔

اساتذہ خود بھی کتاب کی گہرائی کا بغور مطالعہ کرکے اپنی فہم و فراست اور تجربے کی مدد سے مزید کارآمد اضافے کر سکتے ہیں۔

عنوانات

باب اوّل : القرآن الکریم

- ناظرہ و حفظِ قرآن............ ۱

باب دوم : ایمانیات و عبادات

- دنیا آخرت کی کھیتی ہے............ ۲
- اطاعتِ رسول ﷺ اور اس کی اہمیت..... ۶
- سُنّتِ نبوی ﷺ کی اہمیت ۹
- نمازِ جمعہ کا تعارف اور معاشرتی اہمیت ... ۱۳
- روزے کی اہمیت اور فرضیت ۱۵
- عیدین۔بہترین اسلامی تہوار ۲۱

باب سوم : سیرتِ طیّبہ ﷺ

- اسوۂ حسنہ اور حیاتِ طیّبہ ﷺ ۲۶
- مواخات............ ۳۰
- مسجدِ نبوی کی تعمیر............ ۳۳
- میثاقِ مدینہ ۳۶
- غزوۂ بدر............ ۴۰
- غزوۂ اُحد............ ۴۳
- غزوۂ خندق............ ۴۶

باب چہارم : اخلاق و آداب

- وعدے کی پابندی............ ۴۹
- عفو و درگزر اور بردباری............ ۵۰
- روا داری............ ۵۱
- رحم دلی ۵۴
- کفایت شعاری............ ۵۶
- اسلامی اُخوّت ۵۸
- آدابِ تلاوت ۶۱

باب پنجم : ہدایت کے سرچشمے/ مشاہیرِ اسلام

- حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۶۴
- حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ۶۸
- حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ۷۳

باب اول : القرآن الکریم

ناظرہ و حفظِ قرآن

گزشتہ درجے کی طرح اس درجے میں بھی ناظرہ کا حصہ تین سپاروں پر مشتمل ہے۔ حفظ اور ناظرہ کے تمام حصے اس طرح آگے لے کر بڑھیے کہ کورس بھی پورا ہو جائے اور طلبا پر بھی کسی قسم کا بوجھ نہ پڑے۔

حفظ کی سورتوں کا عربی متن پہلے چند حصوں میں تقسیم کرکے یاد کروا دیجیے اور پھر اسی طرح حصوں میں ترجمہ یاد کروائیے۔ کچھ حصہ گھر پر یاد کرنے کے لیے بھی دیجیے جسے طلبا اپنے قرآن پڑھانے والے قاری صاحب کے ساتھ یاد کریں۔

ان سورتوں میں دو قُل (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس)، سورۃ الفاتحہ اور مختصر دعائیں بچوں کو یاد کرنا آسان ہیں۔ سورۃ الفاتحہ تو نماز میں بھی مسلسل دہرائی جاتی ہے؛ تاہم دعائے قنوت، درودِ ابراہیمی اور چھٹے کلمے کا یاد کرنا نسبتاً مشکل ہے۔ انھیں چھوٹے چھوٹے حصوں میں یاد کروائیے اور زیادہ وقت دیجیے۔

یاد رکھیے کہ اسلامیات کا کوئی بھی کام ایسا نہ ہو جو طلبا کو اس مضمون سے دور کردے۔ شوق سے پڑھنا کامیابی کی کنجی ہے، اسے ہاتھ سے نہ جانے دیجیے۔

دنیا آخرت کی کھیتی ہے

نوٹ: سبق شروع کرنے سے پہلے طلبا کو کچھ باتیں سمجھائیے۔

کھیتی کیا چیز ہے؟ کھیت میں اُگائی جانے والی فصل کو کھیتی کہا جاتا ہے۔ جس چیز کا بیج بویا جائے، اسی کا پودا یا درخت اُگتا ہے۔ دنیا کو آخرت کی کھیتی اس لیے کہا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص دنیا میں اچھے کام کرے گا تو آخرت میں اچھا انعام ملے گا اور اگر دنیا میں بُرے کام کرے گا تو آخرت میں سزا یعنی اللہ کا عذاب ملے گا۔ اس لیے ہر اچھا انسان دنیا میں اچھے کام کرتا ہے تاکہ اس کی آخرت اچھی ہو۔ دنیا میں بُرائیاں کرتے رہنے سے آخرت بگڑتی ہے۔

یہ سمجھانے کے بعد سوال کیجیے۔

- کھیتی کیا ہے؟
- دنیا کو کھیتی کیوں کہا گیا ہے؟
- ''دنیا کھیتی ہے،، سمجھ لینے کے بعد ہمیں کیا کرنا چاہیے؟
- جو لوگ اس بات کو نہیں سمجھیں گے ان کا انجام کیسا ہوگا؟

آخرت ہے کیا؟

نوٹ: جس طرح لفظ ''کھیتی،، سمجھایا اسی طرح لفظ ''آخرت،، بھی سمجھائیے۔

- آخرت وہ زندگی ہے جو مرنے کے بعد ملے گی۔ ہر انسان مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔
- آخرت پر ایمان اور یقین بہت ضروری ہے؛ کیونکہ، آخرت کے بارے میں ہمیں اللہ نے بتایا ہے۔ اگر کوئی آخرت پر یقین نہیں رکھتا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ پر بھی یقین نہیں رکھتا۔
- دنیا میں جتنے پیغمبر آئے اُن سب نے آخرت کے دن پر یقین کی تعلیم دی۔
- آخرت پر یقین رکھنے والا انسان اللہ کے خوف سے دنیا میں اچھے کام کرے گا اور اسلام کے اصولوں پر عمل پیرا ہونے کی فکر کرے گا۔

- آخرت پر یقین رکھنے والا یہ بات بھی مانے گا کہ ایک دن دنیا اور اس کی ہر چیز اور تمام مخلوقات ختم ہو جائیں گی۔ پھر اللہ انھیں دوبارہ زندہ کرے گا۔
- یہ وہ دن ہے کہ نیک اور بد (بُرے) لوگوں کو الگ کردیا جائے گا تا کہ جنت اور دوزخ کا فیصلہ ہو۔
- یہ انصاف کا دن یعنی قیامت کا دن ہوگا۔

نوٹ: یہ نکات سمجھائیے اور زبانی یاد کروائیے۔ قرآن نے آخرت کے متعلق جن آیات میں بتایا ان میں سے سورۃ یٰسں اور سورۃ الجاثیہ کی آیات کا ترجمہ دیا گیا ہے، انھیں سمجھائیے اور زبانی یاد کروا کر سنیے۔

قرآن اور آخرت

نوٹ: ایک مسلمان کی زندگی میں قرآن کی اہمیت سمجھائیے۔ یہ ہمارے لیے اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا Syllabus ہے۔ ہمیں اسے ہی پڑھ کر سب کچھ سیکھنا اور پھر اُس پر عمل بھی کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک معاملے کے لیے قرآن مجید میں ہمیں ہدایت فراہم کی ہے۔

آخرت پر یقین کامل رکھنے کے لیے بھی ہمیں قرآنِ پاک میں دیکھنا چاہیے کہ وہ ہمیں اس سلسلے میں کیا علم دیتا ہے۔ اس ضمن میں دی گئی آیات کا ترجمہ سمجھائیے اور ذہن نشین کروائیے۔

دنیا آخرت کی کھیتی

نوٹ: پہلے سمجھائے گئے نکات کی تفصیلی وضاحت کے لیے صفحہ ۷ پر کسان، کھیت اور فصل کی مثالیں دی گئی ہیں، انھیں باآوازِ بلند پڑھ کر سنائیے اور سمجھائیے۔

ان مثالوں اور طریقوں کو انسانی زندگی میں لاگو کرکے سمجھائیے کہ کھیتی اگر اچھی ہوگی تو اس کا پھل بھی اچھا ہی ملے گا۔
مثال کے تحت ۴ نکات دیے گئے ہیں، ان کی تشریح کرکے چاروں نکات زبانی یاد کروائیے۔

طلبا سے سوال کر کے دیکھیے۔

- آخرت کیا ہے؟
- آخرت پر ایمان رکھنے کا کیا فائدہ ہے؟

آخرت کی بھلائی کیسے حاصل ہو

مالی اور کسان کی مثال سمجھاتے وقت اگرچہ مذکورہ عنوان تشریح میں آچکا ہے لیکن اب یہ بات ذہن نشین کروانی ہے کہ آخرت کی بھلائی کے لیے دو چیزیں ضروری ہیں:

۱۔ قرآن پاک کی تعلیمات سے رہنمائی حاصل کرنا

۲۔ رسول پاک ﷺ کی زندگی اور ان کی تعلیمات سمجھ کر انھیں اپنانا

اشرف المخلوقات

اس ترکیب کے معنی سمجھائیے۔ ''اشرف'' کے معنی ہیں اعلیٰ، عمدہ، بہترین۔ ''مخلوقات'' لفظ ''مخلوق'' کی جمع ہے جس سے مراد اللہ کی تخلیق کردہ تمام تر اشیا ہیں۔

فلو چارٹ بنوائیے۔

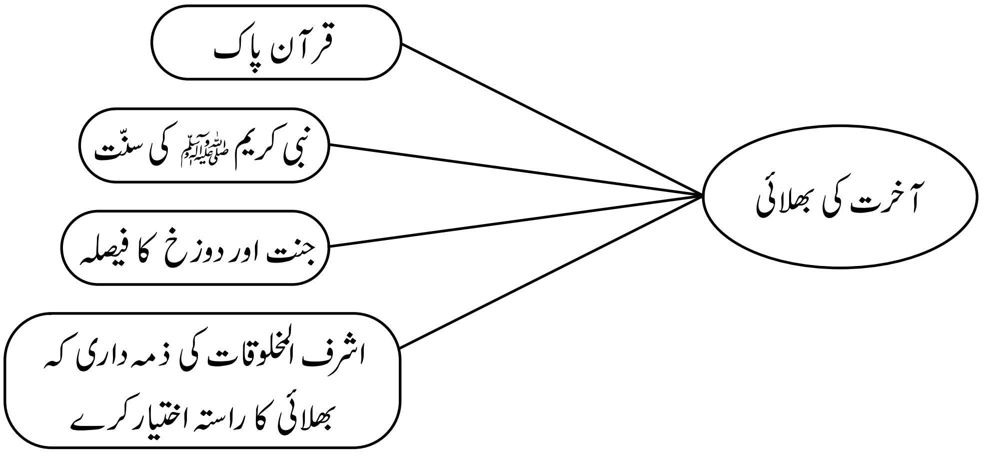

نوٹ: ہر انسان پر فرشتے مقرر ہیں جو اس کی اچھی اور بُری باتیں نوٹ کرتے ہیں۔ اسی کو ''اعمال نامہ'' کہتے ہیں۔ اعمال نامہ دیکھ کر ہی قیامت کے دن لوگوں کا حساب ہو گا کہ کون جنّت میں جائے گا اور کون دوزخ میں۔ یہ بھی روزِ آخرت پر ایمان کا حصہ ہے۔

معمولی نیکی

انسان چھوٹی بڑی غلطیاں اور گناہ کرتا رہتا ہے ؛ مثلاً ، جھوٹ ، غیبت ، دھوکا دہی وغیرہ۔ نیکیاں ان بُرائیوں کو مٹا دیتی ہیں ، اس لیے چھوٹی چھوٹی نیکیاں کرنا بھی ضروری ہیں۔ مثلاً پیاسے کو پانی پلانا ، لوگوں کو علم دینا ، بوڑھوں کی مدد کرنا ، غصّہ برداشت کرنا ، وغیرہ۔ صبر بھی ایک نیکی ہے۔ صبر کرنے والے اللہ کو بہت پسند ہیں اور وہ انھیں صبر کا بڑا اجر دیتا ہے۔ اللہ کے پاس انعام اور سزا دونوں ہیں۔ اُسی نے ہمیں بنایا ہے اور وہ ہمیں ستّر (۷۰) ماؤں سے زیادہ چاہتا ہے۔

اگر ہر انسان اس بات پر سچے دل سے یقین کر لے کہ دنیا میں کیے جانے والے اعمال سے آخرت سنورتی ہے تو کوئی بھی انسان دنیا میں بُرا کام نہیں کرے گا۔

کتاب کے صفحہ ۸ پر دی گئی ''ہدایات برائے اساتذہ'' غور سے پڑھیے۔ طلبا کو سمجھائیے اور دیا گیا کام ہدایات کے مطابق کیجیے۔

مشق

۱۔ پہلا سوال پانچ ذیلی سوالات پر مشتمل ہے۔ پہلے ان تمام سوالات کے جوابات زبانی لیجیے۔ مشکل الفاظ بورڈ پر لکھیے۔ خاص طور پر سوال نمبر v میں طلبا کو زیادہ سے زیادہ حصہ لینے دیجیے کیونکہ اس سوال کا جواب ان کے ذاتی تجربات پر مشتمل ہو گا۔ بعد ازاں ، طلبا کو جوابات خود لکھنے کے لیے کہیے۔

۲۔ طلبا کی زبانی مدد کے ذریعے درست اور غلط جملوں کی نشاندہی کیجیے۔

(i) ✓ (ii) ✗ (iii) ✓ (iv) ✗ (v) ✓

۳۔ اب تک طلبا نے جو کچھ پڑھا ہے اسے زبانی دہرواکر اعادہ کروائیے ، پھر ''دنیا آخرت کی کھیتی ہے'' کے موضوع پر مضمون لکھنے کے لیے کہیے۔ طلبا مختصر جملوں میں لکھیں۔ وقتاً فوقتاً مدد کرتے رہیے۔

اطاعتِ رسول ﷺ اور اس کی اہمیت

- طلبا کو اطاعت کے معنی بتایئے ،حکم ماننا ، فرمانبرداری۔ اطاعتِ رسول ﷺ کا مطلب بتایئے ، حضور ﷺ کی بتائی ہوئی ہر بات پرعمل کرنا۔
- حضور ﷺ کی اطاعت کرنا ایسا ہی ہے جیسے قرآن کا حکم ماننا ، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی تمام تر زندگی اللہ کے احکامات کے مطابق تھی۔
- اللہ نے نبی کریم ﷺ کو صرف مسلمانوں کے لیے ہی نہیں بلکہ تمام عالم کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ چاہے کوئی شخص کسی بھی مذہب ،نسل اور رنگ سے تعلق رکھتا ہو ، سب کے لیے نبی کریم ﷺ رحمت ہیں۔ وہ سب کے لیے ایک لیڈر اور رہنما ہیں۔ آپ ﷺ کے احکامات پر چلنا فلاح پالینا یعنی اللہ کی رضا حاصل کرنا ہے۔
- رسول اللہ ﷺ کے بارے میں قرآن خود کہتا ہے کہ

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣١﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٢﴾

(سورۃ آلِ عمران:۳۱-۳۲)

ترجمہ: (اے پیغمبر! لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ بھی تمھیں دوست رکھے گا اور تمھارے گناہ معاف کردے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ کہہ دو کہ اللہ اور اُس کے رسول کا حکم مانو، اگر نہ مانیں تو اللہ بھی کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔

- اسی طرح سورۃ الفتح میں بھی رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کرنے اور حکم ماننے کے بارے میں واضح احکامات دیے گئے ہیں۔
- جب کوئی بھی انسان مسلمان ہوتا ہے یا اسلام کا کلمہ پڑھتا ہے تو اس میں بھی اللہ اور رسول کا نام ساتھ ساتھ ہوتا ہے۔ حضرت محمد ﷺ اللہ کے محبوب بندے ہیں۔
- دل سے رسول ﷺ کے احکامات ماننا اور ان پرعمل کرنا ہی اسلام ہے۔

اوپر دیے گئے تمام نکات زبانی یاد کروایئے۔ یہ وہ باتیں ہیں جن پر اگر کوئی شخص یقین نہ رکھے تو وہ مسلمان نہیں کہلایا جا سکتا۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا طریقہ

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم وہ لوگ ہیں جنھوں نے نبی کریم ﷺ کے بہت قریب رہ کر اپنی زندگی گزاری ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے ہر ہر بات میں نبی ﷺ کی پیروی کی ہے۔ وہ نبی کریم ﷺ کی باتیں لکھ بھی لیتے تھے۔ وہ نبی کریم ﷺ کی ہر بات پر نظر رکھتے تھے۔ آپ ﷺ کی باتیں اُن سے بہتر کوئی نہیں جانتا۔

اہم بات

نبی کریم ﷺ کے درجات و مراتب اور ان کی عزت و احترام کے بارے میں درج نکات پڑھ کر آپ ﷺ کی عزت وعظمت واضح ہو چکی، لیکن ایک اہم بات باقی ہے۔

- اللہ اور فرشتے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، لہٰذا ہر مسلمان اور رسول ﷺ سے محبت رکھنے والے شخص کو بھی چاہیے کہ آپ ﷺ کا نام سن کر اور اس کے علاوہ بھی ہر روز ان پر درود وسلام بھیجے۔
- دعا مانگنے سے پہلے اور بعد میں درود نہ پڑھا جائے تو وہ دعا اللہ تک نہیں پہنچتی۔
- وہ شخص بدقسمت ہے جو نبی ﷺ کا نام سن کر آپ ﷺ پر درود نہیں پڑھتا۔
- درود پڑھتے رہنا ہماری بہت سی مصیبتوں کو ختم کرتا ہے۔

زبانی سوالات

چند سوالات کر کے دیکھیے کہ طلبا کو اب تک کیا اور کتنا یاد ہوا ہے۔

- حضور ﷺ کا ہر عمل کس کے حکم کے مطابق تھا؟
- اگر نبی کریم ﷺ کو چلتا پھرتا قرآن مجید کہا جائے تو کیا یہ غلط ہو گا؟
- ہم اللہ کو کیسے راضی کر سکتے ہیں؟
- اطاعتِ رسول ﷺ کے بارے میں کن دو آیات کا حوالہ دیا گیا ہے؟
- کلمہ پڑھ لینا کیا ظاہر کرتا ہے؟
- جو اطاعتِ رسول ﷺ نہ کرے، کیا وہ ایک اچھا مسلمان ہو سکتا ہے؟
- صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کس طرح حضور ﷺ سے علم سیکھتے تھے؟

نبی کریم ﷺ کی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو تعلیم

نبی کریم ﷺ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو قرآن کی ہر ہر تعلیم اپنے عمل کے ذریعے سکھاتے تھے۔ آپ ﷺ کی تعلیمات میں چند خاص باتیں یہ ہیں:

- حرام سے بچو۔
- جو کچھ تمھیں اللہ نے دیا ہے اس پر شکر ادا کرتے رہو۔
- پڑوسی سے اچھا سلوک کرو۔
- جو چیز اپنے لیے پسند کرو وہی دوسرے کے لیے بھی کرو۔
- زیادہ ہنسا نہ کرو، زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے۔

ان نکات کی تشریح کر کے انھیں زبانی یاد کروائیے اور یہ سوالات کیجیے۔

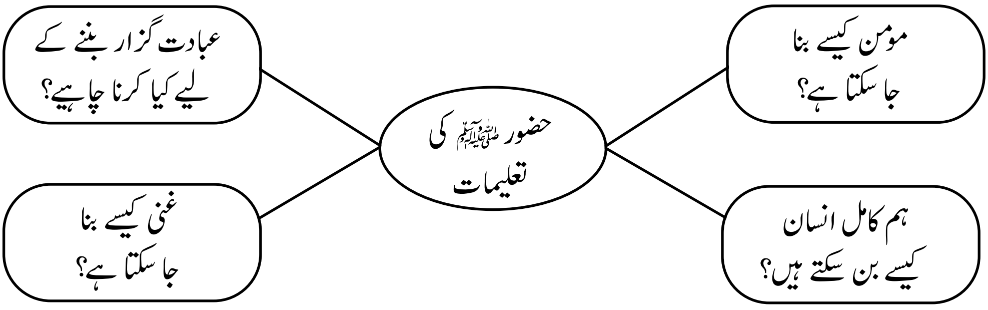

نوٹ: صفحہ ۱۲ کا آخری پیراگراف پڑھ کر سنائیے اور سمجھائیے کہ دینِ اسلام اور نبی ﷺ کی تعلیمات کے فروغ کا سلسلہ کیسے چلا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد آپ ﷺ کی تعلیمات دوسروں تک پہنچائیں۔ نبی کریم ﷺ کے ہر عمل کی پیروی جنّت سے قریب اور دوزخ سے دور کرتی ہے۔

مشق

۱۔ پانچوں ذیلی سوالات زبانی حل کروا کر موقع دیجیے کہ طلبا جواب خود لکھیں۔ جہاں ضرورت ہو، مدد کیجیے۔
۲۔ پہلے اس کا زبانی جواب طلبا سے سنیے۔ دورانِ گفتگو ممکنہ مشکل الفاظ بورڈ پر لکھیے۔
۳۔ فلو چارٹ ایک دلچسپ سرگرمی ہے۔ کوشش کیجیے کہ آپ کی مدد کے بغیر طلبا یہ چارٹ پورا کریں، جماعت

میں اچھی اور خوش گوار فضا قائم رکھنے کے لیے طلبا کو اجازت دیجیے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں۔

پراجیکٹ ضرور کروائیے۔ اس کے بارے میں تمام ہدایات صفحہ ۱۳ پر ہیں، اُنھیں پیشِ نظر رکھیے۔

سنّتِ نبوی ﷺ کی اہمیت

سنّت کے معنی سبق کے شروع میں دیے گئے ہیں، ان کی وضاحت کیجیے۔ زبانی بھی یاد کروائیے۔ طلبا کا یہ جاننا اور ماننا بہت ضروری ہے کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں اور آسمانی کتاب قرآنِ کریم، جو نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئی، آخری اور مکمل آسمانی کتاب ہے۔

پہلے پیراگراف کا مواد سمجھانے کے ساتھ ساتھ یاد بھی کروائیے۔

سنّتِ نبوی ﷺ کی ضرورت

یہ سمجھائیے کہ قرآنِ کریم، نبی ﷺ اور آپ ﷺ کی سنّت کی کیوں ضرورت پڑی۔ اس کی وجہ عرب میں اُس وقت کے بُرے حالات اور جہالت تھی۔

- ظلم
- بُرے رواج اور عادات
- بُت پرستی
- توہمات (شک اور شگون کی باتیں)
- نشہ کرنا
- جھوٹ بولنا
- لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی دفن کر دینا

نوٹ: یہ سارے نکات، جو اس وقت کے عرب کے حالات کے بارے میں ہیں، یاد کروائیے۔

بتائیے کہ اس تاریکی کے دور میں کوئی رہنما چاہیے تھا جو لوگوں کو سیدھے راستے پر چلا سکے۔ اسی مقصد کے تحت اللہ نے عرب میں نبی کریم ﷺ کو پیدا کیا کہ وہ دنیا میں آ کر عرب اور ساری دنیا کی رہنمائی کریں اور اصلاح

کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ایسا بنایا کہ جو آپ ﷺ سے ایک دفعہ ملتا وہ جان جاتا کہ محمد ﷺ نیک، سچّے، ایماندار اور عمدہ اخلاق کے مالک ہیں۔ ساری دنیا کے لوگوں کے اخلاق کی اصلاح کے لیے اس عظیم شخصیت یعنی نبی کریم ﷺ کو بھیجا گیا۔

سوالات کیجیے۔

- سنّت سے کیا مراد ہے؟
- آخری نبی کون ہیں؟
- کیا آپ ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب آخری آسمانی کتاب ہے؟
- اسلام سے پہلے عرب کی حالت کیسی تھی؟
- نبی کریم ﷺ اور قرآنِ پاک کی ضرورت کیوں پڑی؟
- قرآن پاک کا عملی نمونہ کسے کہتے ہیں؟
- حضور نبی کریم ﷺ چلتا پھرتا قرآن کیوں کہلاتے تھے؟

تمام تر قرآنی تعلیمات پر رسول اللہ ﷺ نے عمل کرکے دکھایا، اب کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ قرآن کی فلاں تعلیم پر عمل ممکن نہیں۔

سنّتِ رسول ﷺ کو جمع کرنا

اس پیراگراف کی بلند خوانی کرکے تشریح کیجیے۔ یہ زیادہ وضاحت طلب اس لیے نہیں کہ اس کا مواد پہلے سمجھایا جاچکا ہے۔ پڑھ کر سنانے سے اعادہ ہوجائے گا۔

مقصدِ زندگی

یہ ایک مشکل نکتہ ہے جسے طلبا کو سمجھانا ہے اور اکثر طلبا کے لیے اسے سمجھنا مشکل بھی ہوسکتا ہے۔ اللہ نے انسان کی زندگی کا مقصد کیا رکھا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات اور مخلوقات کی تخلیق کی۔ انسان کی زندگی کا مقصد ہے کہ اللہ کو سب سے بڑا جانے اور اُس کے احکامات مان کر اور رسول اللہ ﷺ کی سنّت کی پیروی کرکے انھیں راضی رکھے۔ جو اللہ کی اطاعت کرے گا، اللہ اُس پر رحمت کرے گا۔ اس سلسلے میں کتاب میں درج سورۂ آلِ عمران کی آیت کا ترجمہ یاد کروائیے۔

ذریعۂ نجات

سمجھائیے کہ نجات کا کیا مطلب ہے۔ لفظ 'نجات' کے کئی معنی ہیں لیکن یہاں نجات کا مقصد ہے بخشش اور اللہ کی رضا یا اُس کا راضی ہونا اور ہمارا بخشا جانا۔ اللہ تعالیٰ اتنا مہربان ہے کہ اس نے ہمیں نجات حاصل کرنے کا طریقہ اور راستہ بھی بتادیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی سنّت سے ہٹنا

مذکورہ عنوان کے تحت صفحہ ۱۶ اور ۱۷ پر درج متن کی بلند خوانی کیجیے۔ رسول اللہ ﷺ نے جو کام جیسے کیا، ویسے ہی کرنا سنّت کی پیروی ہے۔ آپ ﷺ نے نصیحت کی کہ آپ ﷺ کے طریقے سے الگ ہو کر نہ چلیں۔

- نبی کریم ﷺ کے ہر کام میں توازن تھا۔
- انھوں نے نہ یہ تعلیم دی کہ دنیا کو چھوڑ کر صرف عبادت کرو۔
- نہ یہ اجازت دی کہ تعلیم کردہ عبادت سے بھی کم عبادت کرو۔
- دنیا کی ذمہ داریاں چھوڑ کر صرف عبادت کرنا بھی منع ہے۔
- دین اور دنیا، دونوں ساتھ لے کر چلنا ہی انسان کی ذمہ داری ہے۔

غم اور حضور ﷺ کا طرزِ عمل

اسلام ایک نہایت خوبصورت دین ہے جس میں صرف نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ ہی کا حکم نہیں ہے بلکہ ایک انسان کے دوسرے انسان پر جو حقوق اور ذمہ داریاں ہیں، انھیں بھی پورا کرنے کا پُر زور حکم ہے۔ پڑوسی کے حقوق، والدین کے حقوق، رشتہ داروں کے حقوق، غریبوں اور محتاجوں کے حقوق، غرض یہ کہ اچھے مسلمان کی زندگی کا ہر قدم اللہ کی رضا کے مطابق اور حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کی بھی ادائیگی کے لیے ہوتا ہے۔ اسی میں بخشش اور دِلی اطمینان ہے۔

ان حقوق کی ادائیگی میں بھی ہم سب کے لیے نبی کریم ﷺ مثال ہیں، جو بہت ہی عمدہ اخلاق کے مالک تھے۔ ہر ایک کی فکر، ضرورت مندوں کی خدمت، پیڑ پودوں اور جانوروں تک کا خیال کرنا اور ایسے ہی ڈھیروں چھوٹی بڑی نیکیاں مسلمانوں کے لیے اس لیے بھی ضروری ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یہ سب کر کے دکھایا۔

اس صفحے پر دی ہوئی تمام باتیں سمجھا کر زبانی یاد کروائیے۔

یہ بات بھی یاد کروائیے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب کسی نے پوچھا کہ حضور ﷺ کا اخلاق کیسا ہے؟ تو انھوں نے کہا کہ کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟ جو قرآن میں ہے وہ نبی کریم ﷺ کے عمل میں ہے۔ آپ ﷺ نے خوشی اور غم برداشت کرنا بھی سکھایا۔

ہم نے کیا سیکھا؟

اس سرگرمی کے تحت زبانی سوال جواب کے ذریعے طلبا کی تفہیم کا جائزہ لیں کہ اُنھوں نے اس سبق سے کیا کچھ سمجھا اور سیکھا۔

مشق

۱۔ پانچوں ذیلی سوالات پہلے زبانی حل کروا کر اطمینان کیجیے، پھر طلبا جوابات لکھیں۔

۲۔ زبانی پوچھنے کے لیے پانچ سوالات درج ہیں۔ اگر وقت ہو تو زبانی حل کروانے کے بعد تحریر بھی کروالیجیے۔

۳۔ کالم 'الف' کے جملوں کو کالم 'ب' کے متعلقہ جملوں کے ساتھ ملائیے۔ یہ مشق پہلے زبانی کروالیجیے تا کہ طلبا میں تحریری طور پر حل کرنے کا اعتماد پیدا ہو سکے۔

اسوۂ حسنہ اور سیرتِ طیبہ ﷺ وہ چراغ ہیں جن کی روشنی	اس کے اوّل و آخر درود شریف پڑھیے
محمد ﷺ پر اللہ اور فرشتے بھی	عرش تک جاتی ہے
جب بھی آپ کو کوئی دعا مانگنی ہو تو	بدقسمت ہے
جب دعا درود کے ساتھ مانگی جائے تو وہ	میں چل کر راہِ نجات ملتی ہے
جس نے محمد مصطفیٰ ﷺ کا نام سنا اور درود نہ بھیجا وہ	اللہ اور اُس کے رسول حضرت محمد ﷺ کی
ہمیں اطاعت کرنی چاہیے	ہم میں سے نہیں
حضور ﷺ نے فرمایا، جس نے میری سنّت پر عمل نہ کیا	درود بھیجتے ہیں

۴۔ 'جملے مکمل کیجیے' کی مشق ایک ایک کرکے زبانی مکمل کرلیجیے، پھر کتاب اور کاپی میں لکھوائیے۔ کوئی بھی چیز لکھنے سے جلدی یاد ہوتی ہے۔

(i) میانہ روی (ii) اعتدال (iii) نہیں (iv) قرآن پاک کے مطابق ہے

۵۔ دیے گئے سوال کا جواب پیراگراف کی شکل میں لکھوائیے۔ کام آسان بنانے کے لیے طلبا کو یہ کام پہلے زبانی کروائیے۔

نمازِ جمعہ کا تعارف اور معاشرتی اہمیت

نوٹ: سبق شروع کرنے سے پہلے جمعہ کے دن کی اہمیت پر روشنی ڈالیے۔ نمازِ جمعہ کے بارے میں خاص باتیں بتائیے۔ کتاب کے صفحہ ۲۰ اور ۲۱ کا متن باآوازِ بلند پڑھیے۔

- جمعہ کا دِن باقی تمام دِنوں سے اہم
- نماز کا خاص اہتمام
- نمازِ جمعہ سے پہلے خطبہ
- خطبہ سننا ضروری
- جمعہ کی نماز، روزے اور دعاؤں کی خاص اہمیت
- جمعہ کی نماز میں خاص بات یہ ہے کہ اس دن چار رکعت فرض کی بجائے ۲ رکعت نماز فرض ادا کی جاتی ہے۔

یہ تمام نکات سمجھانے کے بعد زبانی یاد کروائیے۔

قرآن پاک اور جمعہ کی نماز

سورۃ الجمعہ کی آیت ۹ اور ۱۰ کے معنی سمجھانے کے بعد ترجمہ زبانی یاد کروائیے کہ اللہ تعالیٰ جمعہ کی نماز کے بارے میں قرآن مجید میں کیا ارشاد فرماتا ہے۔

جمعہ کی ضروری باتیں

- تمام کاروبار، دکانیں اور دفاتر وغیرہ جمعہ کی نماز کے لیے بند رکھنا۔
- جمعہ کی نماز مسجد میں باجماعت پڑھنی لازم ہے۔
- خاص طور پر جمعہ کی نماز سے پہلے غسل کرنا۔
- خوشبو لگانا، پاک و صاف کپڑے پہننا۔
- جمعہ کے دن درود پاک زیادہ سے زیادہ پڑھنا۔
- اس دن درود و سلام کی خاص برکتیں ہیں۔
- مسلمان مرد جمعہ کے روز مسجد ضرور جائیں اور خاموشی سے خطبہ سنیں۔

احادیث کی روشنی میں جمعۃ المبارک کی فضیلت

- جبرائیل امین علیہ السلام جمعہ کی نماز کے بارے میں خوشخبریاں لائے۔
- ہر جمعہ اللہ تعالیٰ ستر ہزار جہنمیوں کو آزاد فرماتا ہے۔
- ہر جمعہ اللہ، امتِ محمدی پر ۹۹ بار رحمت کی نظر فرماتا ہے۔
- جمعہ کی رات جہنم سے آزادی اور بخشش کی رات ہے۔
- جو شخص جمعہ کی رات عبادت کرتا ہے اس کے لیے خوشخبری ہے اور نہ کرنے والے کے لیے افسوس۔
- ہر شبِ جمعہ ایک لاکھ گنہگاروں کو معاف کیا جاتا ہے۔
- حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا، ''اے عمر! نمازِ جمعہ اپنی ذات پر لازم کرلو کیونکہ یہ نماز گناہوں کو اس طرح ختم کرتی ہے جیسے تم اپنے گھر سے کوڑا کرکٹ نکال پھینکتے ہو۔''

جمعہ کے دن نماز کا اہتمام

اس عنوان کے تحت درج باتیں پہلے پڑھائی جا چکی ہیں اس لیے اب صرف بلند خوانی کر دیجیے۔

خاص نکات

- حدیث شریف ہے کہ اگر کوئی مسلمان بغیر کسی مجبوری کے مسلسل تین جمعہ تک نماز کے لیے مسجد نہ جائے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر ہمیشہ کی بدنصیبی اور گمراہی لازم کر دے گا۔
- جمعہ کے دن عصر سے مغرب کے درمیان ایک ساعت (گھڑی) ایسی ہے جس میں اللہ دعا ضرور قبول کرتا ہے۔

یہ تمام نکات زبانی یاد کروائیے۔

مشق

۱۔ سوال نمبر ا کے پانچوں ذیلی سوالات پہلے زبانی حل کروالیجیے۔ طلبا سبق میں ان کے جوابات اچھی طرح پڑھ چکے ہیں، لہٰذا اب مدد کی ضرورت نہیں۔ اُنھیں خود یہ سوالات حل کرنے دیجیے۔

۲۔ خالی جگہیں پُر کرنے کی مشق پہلے زبانی کروائیے، پھر طلبا جوابات خود لکھیں۔

(i) درود (ii) باجماعت (iii) ستر ہزار، آزاد (iv) دو (v) قبول

۳۔ درست اور غلط جملوں کی نشاندہی پہلے زبانی کروائیے، پھر طلبا کتاب میں نشان لگائیں۔

(i) ✗ (ii) ✗ (iii) ✗ (iv) ✓ (v) ✓

۴۔ ہر طالب علم اپنے گھر میں نمازِ جمعہ کے اہتمام کے بارے میں لکھے۔

۵۔ ہر طالب علم نمازِ جمعہ کے حوالے سے تین باتیں خود لکھے۔

۶۔ اس سوال کا جواب زبانی حل کروایا جا چکا، اب طلبا کو خود لکھنے دیجیے۔

صفحہ ۲۳ پر درج ہدایات برائے اساتذہ ملاحظہ کیجیے اور ہدایات کے مطابق عمل کیجیے۔

روزے کی اہمیت اور فرضیت

یہ اللہ کا نظام ہے کہ کچھ لوگوں کو کچھ لوگوں پر، کچھ دِنوں کو دوسرے دِنوں پر اور کچھ راتوں کو دیگر راتوں پر برتری حاصل ہے۔ اسی طرح رمضان کے مہینے کو دوسرے تمام مہینوں پر برتری حاصل ہے۔

نوٹ: رمضان کے مہینے کی خاص باتیں زبانی یاد کروائیے۔

- اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہوتی ہے۔
- اللہ ہماری غلطیوں کو معاف فرماتا ہے۔
- اللہ ہماری دعائیں قبول کرتا ہے۔
- یہ عبادات اور مغفرت کا مہینہ ہے۔
- اس مہینے میں مسلمانوں کی خاص تربیت کی جاتی ہے۔

روزے کا مقصد

نوٹ: اللہ تعالیٰ کی فرض عبادات بہت سی ہیں؛ جیسے، نماز، حج، زکوٰۃ وغیرہ۔ ان ہی عبادات میں سے ایک روزہ بھی بہت بڑی عبادت ہے۔

رمضان کے مہینے میں اپنی رحمتیں نازل فرما کر اللہ اپنے بندوں کو موقع دیتا ہے کہ اس سے معافی مانگیں اور غلطیاں معاف کروالیں۔ یہ ایک سخت عبادت ہے لیکن اس کا اجر بہت ہے۔ اس کی رحمتوں اور برکتوں کا احساس ہر ایک

کو ہونا چاہیے اور ڈھیروں نیکیاں کر کے ثواب کمانا چاہیے۔ روزے کے علاوہ اس مہینے میں غریب اور مستحق افراد کو زکوٰۃ اور صدقات و خیرات دے کر اُن کی مدد کرنے کا بھی بہت اجر ہے۔

روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو بندے اور اللہ کا معاملہ ہے۔ انسان نے روزہ رکھا ہے کہ نہیں ، یہ صرف وہ جانتا ہے یا اللہ تعالیٰ۔

روزے کا مقصد

روزہ ہماری بڑی سخت تربیت ہے۔ روزہ ہمیں سکھاتا ہے:

- تقویٰ (اللہ سے ڈرنا)
- پرہیزگاری
- بُرائیوں سے دور رہنا
- غصے پر قابو
- منھ سے کوئی بُرا لفظ نہ نکالنا
- غریبوں کی بھوک کا احساس
- صدقہ ، زکوٰۃ ، خیرات کے ذریعے غریبوں اور مستحقین میں مال و دولت کی تقسیم

قرآن اور روزہ

قرآن ہماری زندگی کی جس عبادت یا حرکت کے بارے میں جو حکم فرماتا ہے وہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔

قرآن روزے کے بارے میں کہتا ہے:

- مومنو! تم پر اور تم سے پہلے بھی لوگوں پر روزے فرض کیے گئے ہیں۔
- روزہ اس لیے فرض کیا گیا ہے کہ تم پرہیزگار بنو۔
- جو لوگ رمضان کے دوران بیمار ہوں ، وہ بعد میں روزہ رکھیں۔
- جن کی بیماری اور ناتوانی طویل ہو ، وہ روزے کے بدلے محتاج کو کھانا کھلائیں۔
- رمضان میں جو جتنی زیادہ نیکی کرتا ہے وہ اتنے ہی زیادہ فائدے میں رہتا ہے کیونکہ رمضان میں اجر و ثواب زیادہ ہوتا ہے۔
- یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہونا شروع ہوا۔

- قرآن کے نزول کی وجہ سے یہ مہینہ بہت اہم شمار ہوتا ہے۔
- اللہ چاہتا ہے کہ ہر مومن اس مہینے میں روزے رکھے۔
- جو روزہ نہ رکھ سکے وہ غریب کو کھانا کھلائے یا بعد میں قضا روزے رکھے۔
- مجبوری کی حالت میں یہ سہولتیں اس لیے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے آسانی چاہتا ہے۔

نوٹ: سورۃ البقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ نے تمھیں جو آسانیاں دی ہیں ان کے بدلے تم اللہ کو اس کی بڑائی کے ساتھ یاد کرو اور اس کا شکر ادا کرو۔

سورۃ البقرہ کی درج آیات کا ترجمہ زبانی یاد کروائیے اور طلبا کے ذہن میں یہ بٹھائیے کہ اللہ ہمیں آسانیاں دیتا ہے کیونکہ وہ ہمیں ستر ماؤں سے زیادہ چاہتا ہے اور یہ کہ دین میں زور و زبردستی نہیں ہے، بلکہ تمام عبادات اللہ کی محبت میں کی جانی چاہئیں۔

سبق کے ابتدائی دو صفحات (۲۴، ۲۵) کے پڑھائے گئے متن پر سوالات کرکے طلبا کا فہم جانچیے۔

- رمضان کے مہینے کو بابرکت مہینہ کیوں کہتے ہیں؟
- رمضان کی خصوصی عبادت کون سی ہیں؟
- رمضان میں تراویح پڑھتے ہیں، یہ کون سی نماز ہے؟ معلوم کیجیے۔
- روزہ رکھنے کا حکم دے کر اللہ ہمیں کیا کیا سکھانا چاہتا ہے؟
- اس مہینے میں زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنے کا کیا فائدہ ہے؟
- بیمار یا سفر کرنے والے مسلمان جو روزہ نہیں رکھ سکتے، اللہ نے انھیں کیا آسانی دی ہے؟
- رمضان کی اہمیت کی ایک بڑی وجہ ہے۔ بتائیے کیا؟
- ''تم اللہ کو بزرگی سے یاد کرو اور اُس کا شکر ادا کرو'' آپ اس جملے سے کیا سمجھتے ہیں؟ (پوچھیے اور سمجھائیے)

روزے کی پابندیاں

- سحری کسے کہتے ہیں؟
- افطار کسے کہتے ہیں؟

نیا پیراگراف شروع کرنے سے پہلے طلبا سے معلومات حاصل کرکے دیکھیے کہ وہ اس بارے میں کیا اور کتنا جانتے ہیں؟

''روزے کی پابندیاں'' کی سرخی کے تحت پیراگراف با آوازِ بلند پڑھیے۔فلو چارٹ بنوائیے۔

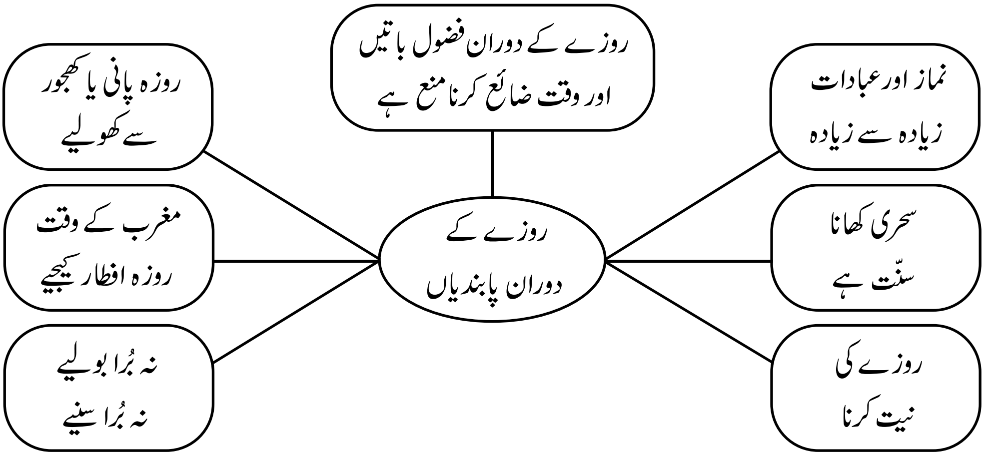

روزے کے دوران بھول کی معافی

- اگر روزے کے دوران منھ میں غلطی سے کچھ ڈال لیں تو اللہ معاف فرما دیتا ہے۔
- جان بوجھ کر بلا وجہ روزہ توڑنے کی صورت میں مسکینوں کو کھانا کھلانا یا کفارے کے روزے رکھنے چاہئیں۔

تراویح

- تراویح عشا کے بعد پڑھی جاتی ہے۔
- رمضان کا چاند نظر آنے پر تراویح کا آغاز ہوتا ہے اور شوال کا چاند نظر آنے پر اختتام۔

تراویح کے بارے میں کتاب میں دیا گیا پیراگراف با آوازِ بلند پڑھ کر سنائیے۔تشریح کے دوران بتائیے کہ سنّت کی پیروی کیا ہے، سنّت کسے کہتے ہیں اور دین بغیر سنّت پر عمل کیے کیوں پورا نہیں ہوسکتا۔ یہ تمام نکات طلبا پہلے پڑھ چکے ہیں، یہاں صرف اعادہ مقصود ہے۔

یہ بھی سمجھائیے کہ تراویح پڑھنا سنّت ہے لیکن اس کا بہت بڑا ثواب ہے ۔ یہ رمضان کی خاص عبادت ہے جو کسی دوسرے مہینے میں نہیں کی جا سکتی۔

حضور ﷺ نے رمضان سے پہلے لوگوں کو جمع کر کے یہ باتیں بتائیں:

- یہ برکتوں اور رحمتوں والا مہینہ ہے۔
- یہ مہینہ سب مہینوں سے اعلیٰ اور افضل ہے۔
- اس کے دن اور راتیں بہترین ہیں۔
- روزہ صرف کھانا نہ کھانے کا نام نہیں، روزے میں آنکھ، کان، زبان، منھ، سب کا خیال رکھنا چاہیے۔ آنکھ غلط چیز نہ دیکھے، کان غلط بات نہ سنیں، زبان سے کوئی بُرا لفظ نہ ادا ہو۔
- رمضان میں دعائیں خوب مانگیں۔ یہ مقبولیت کا مہینہ ہے۔
- جو لوگوں پر مہربان ہوگا، اللہ اس پر مہربان ہوگا۔
- جو لوگوں کو زکوٰۃ خیرات بانٹے گا اللہ اس کے رزق میں اضافہ کرے گا۔

اوپر دیے گئے تمام نکات یاد کروا کر سنیے۔ یہ نکات طلبا کو ازبر ہونے چاہئیں۔

نکات زبانی یاد کروا کر سب سے سنیے کہ کتنا یاد ہوا۔ چاہیں تو اسے یاد کروا کر ٹیسٹ لیجیے اور نمبر دیجیے۔

اب مزید نکات یاد کروائیے۔

- رمضان کے دوران اللہ جنت کے دروازے کھول دیتا ہے۔
- دوزخ کے دروازوں اور شیطان کو بند کر دیا جاتا ہے۔
- جنت کے ایک دروازے کے نام ''ریان'' ہے وہ صرف روزہ داروں کے لیے کھولا جائے گا۔
- اگر روزہ دار صرف روزہ رکھتا ہے اور اپنی حرکات و اعمال کو درست نہیں کرتا تو ایسے روزہ دار کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔
- روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو صرف اللہ کے لیے ہے۔
- نبی کریم ﷺ رمضان میں روزانہ جبرائیل امین علیہ السلام کے ساتھ قرآن کی تلاوت فرماتے۔

نوٹ: اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ رمضان میں روزانہ تلاوت کرنا ضروری ہے۔

تربیت کا مہینہ

اس مہینے میں اللہ ہمیں درج ذیل اعمال کی تربیت دیتا ہے:

- بھوک پر قابو رکھنا
- نماز، کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے میں وقت کی پابندی
- زبان، کان، آنکھ، ہاتھ، پاؤں، غرض تمام اعضا سے اچھے کام انجام دینا
- رمضان کی عبادات کے بارے میں جاننا اور ان پر عمل کرنا

کتاب کے صفحہ ۲۶ پر درج ہدایات برائے اساتذہ غور سے پڑھ کر ان پر عمل کیجیے۔

مشق

۱۔ پانچوں ذیلی سوالات کے جوابات ایک ایک کر کے پہلے زبانی لیجیے اور پھر اسے لکھوائیے۔ مشکل الفاظ لکھنے میں مدد کیجیے۔

۲۔ اسے بھی پہلے زبانی حل کروائیے۔ الفاظ کا ذخیرہ نیچے دیا گیا ہے، اس سے مدد لیجیے۔
بالترتیب الفاظ: شعبان، برکتوں، عبادات، ثواب، روزوں، بند، عشا، تراویح

۳۔ طلبا میں تحقیق اور تلاش کی تربیت کے لیے ایک مشق دی گئی ہے۔ رمضان سے متعلق دو احادیث اپنے طور پر تلاش کرنے کے لیے دیجیے۔ اساتذہ لکھنے میں مدد کریں۔

۴۔ اساتذہ جملے پڑھیں اور زبانی حل کروائیں کہ کون سا جملہ کس جملے سے ملے گا۔

رمضان	جنّت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں
رمضان کے مہینے میں	سے دور رہنا چاہیے
روزے کے دوران جھوٹ اور بُرے الفاظ	نویں نمبر پر ہے
رمضان کا مہینہ اسلامی مہینوں میں	برکتوں اور رحمتوں کا مہینہ ہے

۵۔ فلو چارٹ زبانی کروائیے۔ مشکل الفاظ بورڈ پر لکھوائیے اور پھر طلبا یہ چارٹ خود پورا کریں۔

عیدین۔ بہترین اسلامی تہوار

اساتذہ پہلا پیراگراف پڑھ کر سنائیں۔

دونوں عیدوں میں کیا فرق ہے، سمجھائیے۔ دونوں تہوار خوشی کا موقع ہیں۔طلبا کے ساتھ اس سے متعلقہ موضوعات پر گفتگو کیجیے ؛ مثلاً، یہ خوشی بچّے اور بڑے کس طرح مناتے ہیں ، عید کی نمازوں کا کس طرح اہتمام ہوتا ہے ، بچّوں کو قربانی کے جانوروں کا کتنا شوق ہوتا ہے اور وہ کس طرح ان جانوروں کا خیال رکھتے ہیں ، وغیرہ وغیرہ۔

عید الفطر اور فطرہ

مسلمان پر ہر خوشی میں لازم ہے کہ غریبوں کو نہ بھولے اور ہر حال میں ان کی مدد کرے۔ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر شخص کے لیے ایک رقم مقرر کردی گئی ہے جو عید کی نماز سے پہلے ادا کرنی ہوتی ہے اور اسے ’’فطرہ‘‘ کہتے ہیں۔ اس رقم کا تعین گندم کی قیمت سے ہوتا ہے۔ اس رقم کے علاوہ بھی لوگ فطرہ اور صدقہ دیتے ہیں۔ اس کا مقصد غریبوں کو اتنی رقم دے دینا ہے کہ وہ بھی عید کی خوشیاں منا سکیں۔

عید الاضحیٰ

اساتذہ کہانی کے انداز میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذبح کے بارے میں خواب اور پھر اُس کی تعمیل کا واقعہ سنائیں۔طلبا کو بتائیے کہ اسی قربانی کی یاد میں ہر صاحبِ دولت پر قربانی فرض ہے۔ یہ تین دن تک جاری رہتی ہے۔ یہ تہوار اللہ سے محبت کی عظیم ترین مثال ہے۔ یہ سبق آموز واقعہ اللہ سے محبت میں ہر طرح کی قربانی دینے کی ترغیب دیتا ہے۔ اساتذہ پر لازم ہے کہ وہ یہ جذبہ اور محبت طلبا میں رچا بسا دیں۔

عید الاضحیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنّت

تشریح کے بعد طلبا کو پیراگراف پڑھ کر سنائیے ، باپ کے جذبے اور بیٹے کی اطاعت پر روشنی ڈالیے اور پھر اللہ نے دونوں کو کس طرح سرخرو کیا ، وہ بھی بتائیے۔ اللہ کی آزمائش پر باپ بیٹے پورا اترے اور اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ مثالوں سے سمجھائیے اور طلبا سے پوچھیے کہ اس واقعہ سے انھوں نے کیا سیکھا اور اپنا ہر عمل بچپن ہی سے اللہ کی رضا کے مطابق کس طرح بنانا چاہیے۔

زبانی سوالات

- حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ کی طرف سے کیا حکم ملا؟
- حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کا حکم مانتے ہوئے کیا کیا؟
- حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اللہ کا حکم سنا تو انھوں نے اسے کس طرح قبول کیا؟
- آخر میں اللہ نے انعام کے طور پر کس طرح مدد فرمائی؟
- سنّتِ رسول کسے کہتے ہیں؟
- حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنّت سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

طلبا اپنی سمجھ کے مطابق تشریح کریں اور اساتذہ، جہاں ضرورت سمجھیں، اُن کی اصلاح کرتے جائیں۔

قربانی کا کوئی بدل نہیں

نوٹ: اساتذہ روزمرہ مثالوں کے ذریعے قربانی کا مطلب واضح کریں۔

مختلف مثالیں دے کر سمجھایئے تاکہ یہ معنی ذہن نشین ہوجائیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قربانی کی اہمیت کس طرح سمجھائی؟ کتاب میں اس بارے میں دی ہوئی عبارت پڑھیے اور قربانی کا ثواب سمجھایئے۔
مکمل متن باآوازِ بلند پڑھنے کے بعد سوالات کیجیے۔

- کیا قربانی ہر فرد پر فرض ہے؟
- اپنی طرف سے قربانی کرنے کے بعد اگر حیثیت اور دولت ہو تو اور کس کس کی طرف سے قربانی کرنی چاہیے؟
- قربانی کا گوشت کس طرح تقسیم کرنا چاہیے؟
- غریبوں کو اس تقسیم سے کیا فائدہ پہنچتا ہے؟
- قربانی سے پہلے، کیا قربانی کے جانور کا خیال رکھنا چاہیے؟
- یہ خیال کس طرح رکھا جاتا ہے؟

طلبا سے جوابات حاصل کرنے کے بعد اندازہ لگایئے کہ انھیں کتنی معلومات ہیں اور پڑھنے کے بعد انھیں کتنا سمجھ آیا ہے۔

عیدین کی نمازیں

نوٹ: اس بارے میں کتاب میں دی گئی معلومات پڑھ کر سنائیے۔

فلو چارٹ مکمل کروا کر دیکھیے کہ پڑھنے کے بعد طلبا کتنے جوابات درست دیتے ہیں۔

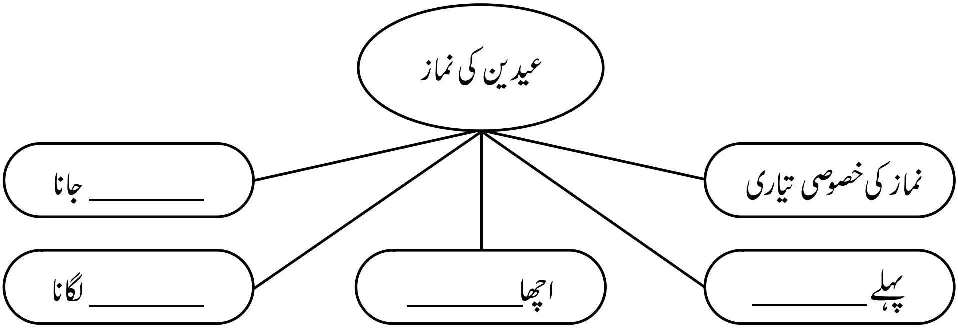

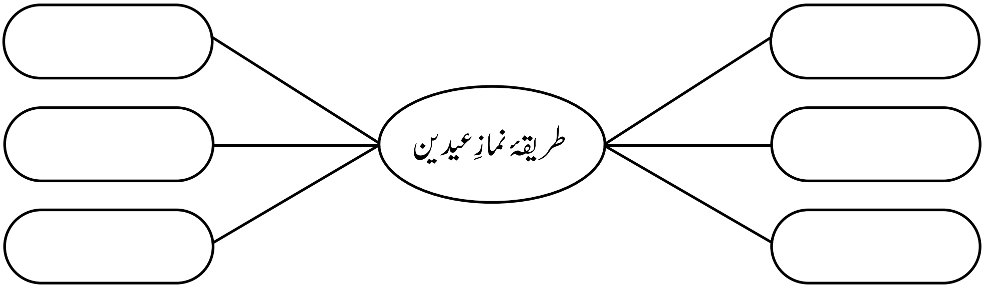

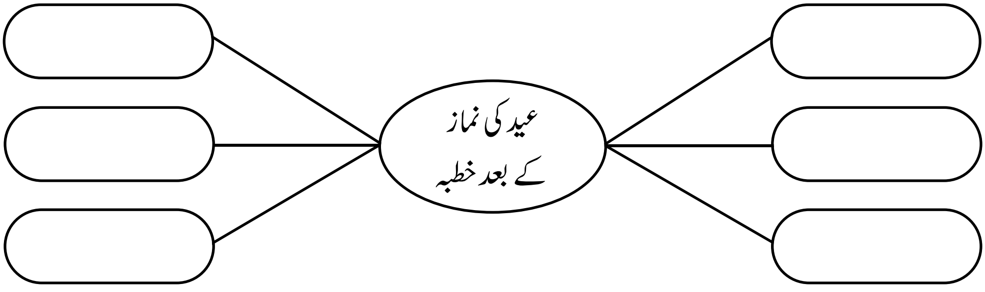

نمازِ عید کے بعد گلے ملنے کا کیا مقصد ہے؟

نوٹ: ذہن نشین کروائیے کہ اسلام کی ہر تعلیم میں انسانوں سے محبت اور میل جول کا درس ہے۔ اسلام نے ہمیں یہ نہیں سکھایا کہ قومیت، زبان، رنگ و نسل یا کسی دوسری وجہ سے کسی سے دور رہو۔ انسانیت سے محبت، ہر ایک سے خلوص اور پیار، حسن سلوک اور عمدہ اخلاقی برتاؤ اسلامی تعلیمات کے اندر حد درجہ موجود ہے۔ طلبا کو یہ سکھانا ضروری ہے تاکہ آئندہ زندگیوں پر خوش آئند اثرات مرتب ہوسکیں۔

تکبیرِ تشریق

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ وَلِلّٰہِ الۡحَمۡدُ

طلبا کو گروپ میں اس کی ادائیگی کی مشق کروا لیجیے اور مع ترجمہ زبانی یاد کروائیے۔ اس تکبیر کو کب سے کب تک پڑھا جاتا ہے، یہ بھی ذہن نشین کروائیے۔

قربانی کے جانور

اسلام ایسا مکمل دین ہے کہ جب کسی بارے میں حکم دیتا ہے تو اس کی ہر ہر باریکی سمجھاتا ہے کہ کس طرح اس کام کی ادائیگی کرنی ہے۔ اسلام نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ قربانی کے جانور کا چناؤ کیسے ہو، کس کس جانور کی قربانی کی جا سکتی ہے، ان جانوروں میں کس چیز کا ہونا شرط ہے اور قربانی کے جانوروں کی خریداری کے وقت دیگر کن باتوں کا خیال ضروری ہے۔

حصے یاد کروائیے کہ کس جانور کی قربانی میں کتنے حصے دار ہو سکتے ہیں۔

- بکرا ________ فرد/ افراد
- بکری ________ فرد/ افراد
- دنبہ ________ فرد/ افراد
- بیل ________ فرد/ افراد
- بھینس ________ فرد/ افراد
- اونٹ ________ فرد/ افراد
- مینڈھا ________ فرد/ افراد

جانور ذبح کرنے کا طریقہ

اس عنوان کے تحت دیا گیا متن پڑھ کر سنائیے اور پھر طلبا سے طریقۂ قربانی پر سوال کیجیے۔

مشق

۱۔ پانچوں ذیلی سوالات کے جوابات زبانی سنیے، مشکل الفاظ کے لکھنے میں مدد کیجیے، پھر کتاب اور کاپی میں طلبا خود ہی لکھیں۔

۲۔ خالی جگہ پُر کیجیے۔ اسے بھی پہلے زبانی حل کروا لیجیے۔ لکھنے میں دشواری ہو تو مدد کیجیے۔

عبادت، بدل، صاحبِ نصاب، والدین، تین، گھر، غریبوں اور محتاجوں، رشتہ داروں، تقسیم، تحفہ

۳۔ دیے گئے چار سوالات کے جوابات آپ نہ بتائیے، طلبا سے جوابات اخذ کروائیے اور جو الفاظ لکھنے میں مشکل لگیں، انھیں تختۂ سیاہ پر لکھوائیے۔

۴۔ یہ تشریح طلب سوال ہے، اس لیے پہلے اسے خوب اچھی طرح زبانی کروائیے اور طلبا کی مدد سے ایسے نکات بھی لکھیے جو سبق میں نہیں لیکن آپ کے ذہن میں ہوں۔

اسوۂ حسنہ اور حیاتِ طیّبہ ﷺ

’’سیرت‘‘، ’’طیّبہ‘‘ اور ’’اسوۂ حسنہ‘‘ کا مطلب بتائیے اور آسان الفاظ میں سمجھائیے۔

سیرت: کردار، عادات، خصلت طیّبہ: پاکیزہ، عمدہ

اسوہ: عادت، مزاج حسنہ: اچھا، نیک، خوب

حضور ﷺ کی ہر چیز ہی بہتر اور عمدہ تھی۔ آپ ﷺ کی عادات اور مزاج کا ہر ہر پہلو بہت ہی مثالی اور قرآن کے مطابق تھا۔

اسلام کی چند اہم باتیں

- اسلام اخلاق کا درس دیتا ہے۔
- اسلام بول چال، اٹھنے بیٹھنے، ملنے جلنے، کھانے پینے کے جو طریقے بتاتا ہے اس کی مثال نبی کریم ﷺ کے ہر عمل میں موجود ہے۔
- میل جول، پیار و محبت، عزت و احترام جیسی صفات اپنانا اور غصہ دلانے والی باتوں سے گریز کرنا اسلامی معاشرے کی نمایاں خصوصیات ہیں۔
- ہر مسلمان مرد و عورت، بوڑھے اور نوجوان کو چاہیے کہ سیرتِ طیّبہ یعنی حضور ﷺ کی عادات و مزاج کو پیشِ نظر رکھ کر، جہاں تک ممکن ہو، ان کی پیروی کرے تاکہ ایک بہترین معاشرہ وجود میں آئے۔

سورۃ المائدہ کی آیت ۶۷ کا ترجمہ یاد کروائیے۔ اللہ پاک اس آیت میں نبی کریم ﷺ کو حکم دے رہا ہے کہ جو کچھ آپ کے رب نے آپ کو سکھایا اور آپ پر نازل کیا، اُسے دوسروں تک پہنچا دیجیے۔ نبی کریم ﷺ نے اللہ کے حکم کے مطابق تمام احکامات لوگوں پر واضح کردیے اور ان احکامات پر عمل کرکے بھی دکھا دیا تاکہ ان کے قابلِ عمل ہونے کا ثبوت مل جائے اور ہر فرد ان کی پیروی کرے۔

نوٹ: اللہ نے رسولِ کریم ﷺ کو ایک مکمل انسان بنا کر دنیا میں بھیجا۔ آپ ﷺ نہ صرف مسلمانوں کے لیے مثال ہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے بھی نمونہ ہیں۔

سورۃ الاحزاب کی آیت ۴۵ تا ۴۷ کا ترجمہ زبانی یاد کروائیے اور درج ذیل نکات خاص طور پر ذہن نشین کروائیے:

- نبی کو گواہی دینے والا بنایا۔
- خوشخبری سنانے والا بنایا۔
- خبردار کرنے والا بنایا یعنی اچھے اور بُرے کی تمیز سکھانے اور ان کا انجام بتانے والا۔
- اللہ اور اُس کے احکامات کی طرف بلانے والا بنایا۔
- اللہ کی طرف سے آپ ﷺ انسانیت پر بہت بڑا فضل اور رحمت ہیں۔

طلبا کے ذہنوں میں حضور ﷺ کی زندگی کا ہر ہر پہلو، عادات و اطوار اور مزاج پوری طرح واضح ہونے ضروری ہیں۔

نوٹ: قرآن پاک میں اللہ کے ارشادات ہیں جنھیں وحی کہتے ہیں۔ اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور ﷺ کا ہر عمل اور فرمان لکھ کر محفوظ کرتے رہے اور پھر یہ سب کتاب کی شکل میں جمع کرلیا جسے حدیث کہتے ہیں۔

مسلمانوں کے لیے مثالی نمونہ

- حضور ﷺ کی زندگی سے سادگی کی مثالیں دیجیے۔ آپ ﷺ کا لباس، کھانا پینا، بستر، طریقۂ زندگی، لوگوں کی مدد، غرض ہر پہلو سادگی کا آئینہ دار ہے، تشریح کیجیے۔
- سادگی کے علاوہ آپ ﷺ نے مشرکین اور کفار کے ستائے جانے پر صبر کیا۔
- صبر اس لیے کہ آپ ﷺ کو اللہ پر بے حد بھروسا تھا کہ وہ جو کچھ کرتا ہے ہمارے لیے اچھا ہوتا ہے۔ اللہ کو صبر کرنے والے پسند ہیں۔
- حضور ﷺ کی سادگی، صبر، عادات و اخلاق اور اللہ پر بھروسا، ایسی باتیں تھیں جنھیں دیکھ کر بے شمار کافر مسلمان ہو گئے۔

عرب کی کایا پلٹ

حضور نبی کریم ﷺ کی عادات، مزاج، خوش اخلاقی، صبر اور اللہ پر بھروسے نے عرب کے لوگوں کو جہالت کے اندھیرے سے نکال کر ان کی زندگیاں بدل دیں۔

- یہ انقلاب عرب تک ہی محدود نہ رہا
- بلکہ یہ دنیا میں پھیلتا چلا گیا
- کیونکہ نبی کریم ﷺ تمام عالم کے لیے رحمت بن کر آئے
- سورۃ الانبیا (آیت ۱۰۷) میں اللہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ تمام کائنات کے لیے رحمت بن کر آئے۔
- حضور ﷺ سراپا رحمت و شفقت تھے۔ جہاں جاتے، علم پھیلاتے۔ آپ ﷺ بلند مرتبہ معلّم تھے۔ آپ کی ہر ایک بات میں انسانیت کے لیے کوئی نہ کوئی درس اور سبق ہوتا۔
- آپ مسجد میں ہوتے یا محفل میں، ہر جگہ لوگوں کو تعلیم دیتے۔

> نوٹ: اب تک کے تمام نکات طلبا کو حفظ کروا دیجیے، کیونکہ یہ دین و ایمان اور نبی کریم ﷺ پر یقین کا اہم جز ہیں۔

نبی کریم ﷺ کی انتھک کوششوں کے نتیجے میں دین اسلام کی تعلیمات پوری دنیا میں پھیل گئیں۔ اب تک کی تمام معلومات اور مواد کے ذریعے یہی بتانا مقصود ہے کہ سیرتِ نبوی ﷺ پر عمل کرنا ہی ذریعۂ نجات ہے۔

ہم نے کیا سیکھا؟

لوگوں کے ساتھ اچھے برتاؤ اور عمدہ اخلاق و عادات میں لوگوں کو بدلنے کی طاقت ہوتی ہے اور بااخلاق انسان کی شخصیت دوسروں کو متاثر کر کے ان کی زندگی بدل دیتی ہے۔ یہی حال عرب کے لوگوں کا ہوا۔ حضور ﷺ کی سیرت نے عرب کی کایا پلٹ دی۔

بے مثل شخصیت

دنیا کے ہر مذہب اور ہر قوم کے لوگ یہ مانتے ہیں کہ اس دنیا میں اگر کوئی کامل اور عظیم انسان ہے تو وہ نبی کریم ﷺ ہیں۔ حضور ﷺ کی زندگی کے چند اہم پہلو:

- غریب اور امیر سے یکساں سلوک
- دنیا بھر کو اسلام کی تعلیمات سے روشناس کرایا
- اسلامی نظم و ضبط کی بنیاد رکھی

- بے انتہا رحم دل، شفیق، فراخ دل، بہادر، صبر کرنے والے
- جنگ کے وقت بہترین سپہ سالار
- صلح کے وقت بہترین صلح کرنے والے، صلح حدیبیہ بہترین مثال
- اللہ کے آگے رو رو کر دعا کرنے والے
- میدانِ جنگ میں بہترین گھڑ سوار، تیر انداز، نیزہ باز
- اللہ کے احکامات کا درس دے کر ان پر عمل کر کے دکھانے والے
- اللہ کے آخری نبی ﷺ جن پر دین مکمل ہوا

نوٹ: ہمارے پیارے نبی ﷺ کے متعلق یہ حقائق زبانی یاد کروائیے اور پھر طلبا سے سنیے بھی کہ انھیں کیا اور کس حد تک یاد ہوا۔

مشق

۱۔ تمام ذیلی سوالات کے جوابات طلبا سبق میں پڑھ چکے ہیں، لیکن ایک بار پھر ہر سوال کا جواب پوچھیے۔ کمی بیشی کی ضرورت ہو تو کیجیے اور لکھنے میں جہاں کوئی مشکل ہو وہاں مدد کیجیے۔

نوٹ: مشق کے سوالات ہمیشہ طلبا کی کاپی میں بھی کروائیے۔ یہ اعادہ ہوگا اور اس طرح جوابات بخوبی ذہن نشین ہو جائیں گے۔

۲۔ جملے زبانی مکمل کروانے کے بعد طلبا کو خود لکھنے کے لیے دیجیے۔

(i) اللہ، آخری (ii) آخری (iii) اسلام، آسمانی، نبی (iv) قیامت (v) نہ بدلا

۳۔ طلبا کو تفہیمی و تحریری کام کی طرف راغب کرنے کے لیے مختصر نوٹ لکھنے کو دیا گیا ہے۔ طلبا سے چھوٹے چھوٹے جملے آسان زبان میں اخذ کروائیے۔ مشکل الفاظ بورڈ پر لکھ دیجیے۔ اس نوعیت کے کام سے طلبا کی تربیت ہو سکے گی اور وہ طویل جواب، مضمون یا کسی عنوان پر اپنے خیالات اپنے الفاظ میں لکھنے کے قابل ہو سکیں گے۔

مواخات

طلبا کو بتائیے کہ مواخات کے معنی کیا ہیں اور ذہن نشین کروائیے کہ یہ لفظ ''اُخوّت'' سے بنا ہے جس کے معنی پیار محبت اور مل جل کر رہنا ہیں۔

نوٹ: اسلام پیار، محبت، امن اور مل جل کر رہنا سکھانے والا مذہب ہے۔ اس کی ہر عبادت میں اس تعلیم کی جھلک ہے۔ یہ نکتہ کئی بار سمجھایا جاچکا تاہم اس کا مسلسل اعادہ کروانے کی ضرورت ہے تاکہ اسلام کے متعلق بنیادی نکات طلبا کے ذہنوں میں راسخ ہوجائیں۔

تشریح

- مکہ میں جب مسلمانوں کو بہت ستایا گیا تو شہرِ مدینہ کی طرف ہجرت کا فیصلہ ہوا جو ایک بہت بڑی قربانی تھی۔ مکہ کے مسلمان اپنا گھر بار اور آبائی علاقہ چھوڑ کر بے سر و سامانی کی حالت میں مدینہ چل دیے۔
- مدینہ میں لوگوں کے دلوں میں اللہ کے نبی نے مکہ سے آنے والے مہاجروں کی محبت ڈالی اور ایک ایسی مثال قائم کی کہ دنیا حیران رہ گئی۔ یہ محبت کا رشتہ جو انصار اور مہاجر میں قائم ہوا، ''مواخات'' کہلاتا ہے۔
- مسلمانوں کے مکہ چھوڑنے کی وجہ کفار کی دشمنی تھی۔ مدینہ میں ہر طرف سے محبت وخلوص اُمڈ آیا۔
- کفار اور ان کے سردار مسلمانوں کی ہجرت کے خلاف تھے اور مسلمانوں کو چین سے بیٹھنے دینا نہیں چاہتے تھے۔
- مکہ کی آب و ہوا کے باعث وہاں کے لوگ سخت مزاج تھے۔ وہ ٹکڑوں میں بٹے ہوئے تھے اور اُن کے درمیان لڑائی جھگڑا جاری رہتا تھا۔
- مدینہ کی آب و ہوا مکہ سے مختلف تھی، یہاں کے لوگ صبر والے اور مزاج کے ٹھنڈے تھے۔
- آج کے دور میں بھی یہی کہا جاتا ہے کہ مکہ کے لوگ سخت مزاج اور مدینہ کے بہت نرم مزاج ہیں۔
- مدینہ کے لوگ انصار اور مکہ کے لوگ مہاجر کہلائے۔

مہاجر اور انصار کا میل جول

- طلبا کو یہ بات ذہن نشین کروائیے کہ مکہ اور مدینہ کی آب و ہوا، رسم و رواج، رہن سہن میں بہت فرق تھا۔ مکہ میں مسلمانوں نے سخت زندگی گزاری لیکن مدینہ کا ماحول اور لوگوں کی محبت سمیت ہر چیز نے مسلمانوں

پر اچھا اثر ڈالا اور انھیں زندگی آسان لگنے لگی۔

- ہجرت کے دوران بہت سے مسلمان بیمار پڑ گئے۔ مدینہ والوں نے ان کی خوب خدمت کی۔
- حضور ﷺ کے مدینہ تشریف لانے سے مدینہ کے مسلمان خود کو بہت خوش قسمت سمجھتے تھے، وہ حضور ﷺ اور ہر مسلمان کا خیال کرتے کہ انھیں کوئی تکلیف نہ پہنچے۔
- اپنا گھر بار چھوڑ کر کسی دوسری جگہ جا کر رہنا بہت مشکل کام ہے۔ مسلمانوں کو بہت سی قربانیاں دینا پڑیں۔
- نبی کریم ﷺ نے مکہ کے مسلمانوں کی مدینے میں رہائش کے لیے جو نظام قائم کیا، اس کی مثال دنیا میں کہیں نہیں ملتی۔
- مدینے کے لوگ ''انصار'' کہلائے۔ انصار کے معنی مددگار کے ہیں۔ انصار نے جس طرح مہاجروں کی مدد کی دنیا میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی، وہ سگے رشتہ داروں کی طرح ایک دوسرے کے ساتھ رہنے لگے۔
- لٹے پٹے مہاجرین کے پاس نہ روپیہ پیسہ تھا نہ کاروبار، انصار کی بڑائی تھی کہ انھوں نے اپنے کاروبار میں مہاجرین کو ساتھی بنانے اور دولت و آمدنی میں مہاجرین کا حصّہ مقرر کرنے پر بھی رضامندی ظاہر کی۔ لیکن مہاجرین کی غیرت نے اس بات کو قبول نہیں کیا۔ وہ خود کمانا اور اپنا کاروبار کرنا چاہتے تھے۔

نوٹ: اوپر دیا گیا مواد بہت تشریح طلب ہے۔ طلبا کو ہر طریقے سے انصار و مہاجر کے رشتے، قربانی اور فروغِ اسلام کے لیے حضور ﷺ کی کوششوں کے بارے میں ضرور بتائیے۔

اب تک کے دیے گئے تمام مواد سے متعلق سوالات کیجیے۔

- مہاجر کون تھے؟
- لفظ ''انصار'' کا کیا مطلب ہے؟
- کون لوگ انصار کہلائے؟
- مہاجرین کو کس طرح کی مشکلات کا سامنا تھا؟
- انصار نے مہاجرین کی مدد کے لیے کیا کیا اقدام اٹھائے؟
- کیا دنیا میں اس ہجرت اور انصار و مہاجرین کے مابین محبت کی کوئی مثال ملتی ہے؟
- انصار نے مہاجرین کی مالی مدد کے لیے کیا تجویز پیش کی؟

بیت المال

بیت المال ایک ایسا فنڈ تھا جس میں تمام مسلمان زکوٰۃ اور اپنی کمائی کا کچھ حصہ شامل کرتے تھے۔ اس کا تمام انتظام نبی کریم ﷺ کے ہاتھ میں تھا۔ آپ ﷺ مختلف اچھے کاموں میں وہ رقم خرچ کرتے تاکہ لوگوں کا بھلا ہو۔ مہاجر تجارت اور کھیتی باڑی کا کام کرتے تھے۔ حضور ﷺ نے بھی تجارت شروع کی جو حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی سنبھالتے تاکہ حضور ﷺ دین کے کاموں کو وقت دے سکیں۔

سوال کیجیے۔

- ''بیت المال'' سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟
- اس کا انتظام کس کے ہاتھ میں تھا؟
- بیت المال میں کون لوگ رقم دیتے تھے؟
- بیت المال کا پیسہ نبی کریم ﷺ کن کاموں میں خرچ کرتے تھے؟

قریش سے دوری

طلبا کا فہم جانچنے کے لیے متن پڑھنے سے پہلے ان سے چند باتیں پوچھیے، تاکہ اندازہ ہو سکے کہ اُنھیں سمجھ آ رہا ہے یا نہیں۔ چند طلبا سے انفرادی جواب لے کر جو کمی بیشی کرنی ہو ضرور کیجیے۔ طلبا کو یہ سیاسی پس منظر اچھی طرح سمجھ آنا چاہیے۔

- جب تنگ کیے ہوئے مسلمان مکہ سے مدینہ ہجرت کر گئے تو قریش سے دوری میں فائدہ اور سکون تھا یا ان سے میل جول میں؟
- جو طلبا جواب دیں کہ قریش سے دوری بہتر تھی، اُن سے اس کی وجہ پوچھیے۔
- جو طلبا کہیں کہ قریش سے میل جول ضروری تھا، اُن سے بھی وجہ پوچھیے۔

نتیجہ

- مسلمانوں کو مکہ سے مدینہ ہجرت کے کیا کیا فائدے پہنچے؟
- قریش کیوں گھبرائے ہوئے تھے؟
- مسلمانوں اور کفار کے درمیان جنگیں کیوں ہوئیں؟

- ہجرتِ مدینہ کا تمام حال پڑھ کر طلبا نے کیا سیکھا؟ لکھوائیے۔
- کیا یہ بات درست ہے کہ اگر ایک مسلمان تکلیف میں ہو تو سارے مسلمانوں کو تکلیف ہونی چاہیے؟

اساتذہ اس پر دلچسپ گفتگو کا اہتمام کریں اور آج کے مسلمان اور دنیائے اسلام کی حالت پر بات کر کے موازنہ کریں اور بتائیں کہ اسلامی معاشرہ کیا چاہتا ہے، ہمیں کیسے عمل کرنے چاہئیں اور اسلام کا پرچم کس طرح سب سے اونچا کیا جا سکتا ہے۔

مشق

۱۔ طلبا سے پانچوں ذیلی سوالات کے انفرادی جوابات زبانی سنیے اور پھر طلبا کتاب میں جواب خود لکھیں۔ لکھنے میں جہاں کہیں کوئی مشکل پیش ہو، اُن کی مدد کیجیے۔

۲۔ جملے مکمل کرنے کی مشق بھی پہلے زبانی کروا لیجیے اور بعد میں طلبا خود لکھیں۔

(i) ہمدردی (ii) رہن سہن (iii) خوشی (iv) حضور ﷺ (v) قریش، قیادت

۳۔ درست اور غلط کی یہ مشق بھی زبانی کروا کر طلبا سے تحریر میں کروائیے۔

(i) ✓ (ii) ✗ (iii) ✗ (iv) ✓ (v) ✗

۴۔ اس سوال پر تفصیل سے گفتگو کیجیے جس کے بعد طلبا اعتماد کے ساتھ اپنے خیالات لکھ سکیں گے۔

پراجیکٹ

کتاب میں دیے گئے پراجیکٹ پر ہدایات کے مطابق کام کروائیے۔ اخبارات و رسائل وغیرہ سے اگر معاون تصاویر مل سکیں تو انھیں بھی تحریر کے ساتھ چسپاں کروائیے۔

مسجدِ نبوی کی تعمیر

اس سبق کا آغاز بھی ہجرتِ مدینہ کے ذکر سے ہوتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ دین کی خاطر ہجرت کر جانا کوئی معمولی بات نہیں۔ مسلمانانِ مکہ، کفار کے مظالم سے تنگ آ کر ہر چیز چھوڑ کر مدینہ چلے گئے۔

نئے شہر میں بسنے کے لیے مسلمان مہاجرین کو رہائش، کاروبار، دوست احباب اور اچھے ماحول کی ضرورت تھی۔ مسلمانوں کی اکثریت کے ہجرت کرنے کے بعد نبی کریم ﷺ نے ہجرت کی۔ آپ ﷺ اپنے قریبی اور جاں

نثار ساتھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ پہنچے۔ مدینہ کے لوگ محبت اور اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ سب کی یہ کوشش تھی کہ نبی کریم ﷺ مدینہ آنے کے بعد ان کے گھر ٹھہر کر اُن کے لیے برکت و خوشی کا باعث بنیں۔ یہ فیصلہ کرنا خاصا مشکل تھا کہ کس کے گھر کا چناؤ کیا جائے۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ معاملات سلجھانے میں مہارت رکھتے تھے۔ انھوں نے حل یہ نکالا کہ جس گھر کے سامنے حضور ﷺ کی اونٹنی رکے گی، اسی گھر میں آپ ﷺ قیام کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کی منشا کے مطابق اونٹنی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے سامنے رکی اور حضور ﷺ نے وہیں قیام فرمایا۔

نوٹ: حضور ﷺ مستقل طور پر تو کسی کے گھر نہیں رہ سکتے تھے، لہٰذا انھوں نے مسجد کی تعمیر اور اس کے احاطے اور چار دیواری میں اپنے گھر کے لوگوں کے لیے حجرے (کمرے) تعمیر کروانے شروع کیے۔

نبی کریم ﷺ کی ہجرت کے حوالے سے جماعت کے تمام طلبا سے گفتگو کیجیے اور مختلف سوالات پوچھیے۔

- ہجرت کر کے آنے کے بعد حضور ﷺ کی قیام گاہ کے لیے کیا سوال اُٹھا؟
- حضور نبی کریم ﷺ نے اس بات کا حل کیسے نکالا؟
- اونٹنی کہاں رکی؟
- نبی کریم ﷺ نے کس کے گھر قیام کیا؟
- مستقل قیام کے لیے حضور ﷺ نے کیا کیا؟

اساتذہ طلبا کو پہلا اور دوسرا پہلا گراف با آواز بلند پڑھ کر سنائیں اور مناسب مقامات پر تشریح کرتے جائیں۔ مشکل الفاظ کے معنی بتائیے۔

- قطعہ: ٹکڑا، حصہ، زمین کا حصہ، خطہ
- گارے مٹی: مٹی اور گارے کو ملا کر سیمنٹ کی طرح کا ایک آمیزہ بنایا جاتا ہے
- توسیع: وسعت، کشادگی، پھیلاؤ، وسیع کرنا

نوٹ: مسجدِ نبوی کے متعلقہ صفحہ ۴۴ پر دی گئی معلومات بہت اہم ہے۔ ہر بڑے اور بچّے کو ان حقائق کے بارے میں جاننا چاہیے، کیونکہ یہ تمام واقعات مسلمانوں کی تاریخ کا اہم حصہ ہیں۔

صفحہ ۴۴ کا پہلا پیرا گراف پڑھ کر سنائیے اور سوالات کر کے دیکھیے کہ طلبا کی سمجھ میں کیا آیا۔

زبانی سوالات

- حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کون تھے؟
- حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کون سے قطعۂ زمین پر مسجد نبوی تعمیر کروانے کا ارادہ کیا؟
- اس زمین کے مالک کون تھے؟
- بچّے زمین کی قیمت کیوں نہیں لینا چاہتے تھے؟
- کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیمت کے بغیر زمین لینے کو پسند فرمایا؟
- زمین کی قیمت کس نے ادا کی؟
- زمین خریدنے کے بعد مسجد کی تعمیر کا کام کس طرح شروع کیا گیا؟
- آپ میں سے کتنے طلبا نے مسجدِ نبوی دیکھی ہے؟

نوٹ: جو مسجد گارے اور مٹی کے لیپ سے تیار کی گئی، آج اس مسجد میں سونا، ماربل اور فنّی اعتبار سے دنیا کے بہترین شاہکار موجود ہیں۔ اس مسجد سے زیادہ حسین اور بڑی مسجد دنیا میں موجود نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محنت اور مسلمانوں کی تعلیم و تربیت کے باعث آج مسجدِ نبوی مسلمانوں کے لیے ایک اہم مقام اور مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہر مسلمان کو اس مسجد کی زیارت نصیب فرمائے۔ اس مسجد کے احاطے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روضہ ہے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی مدفون ہیں۔

مدینہ میں مسلمان رفتہ رفتہ بڑھتے گئے۔ تعلیم و تربیت، مختلف معاملات میں مشورے اور مقدمات کے فیصلے مسجدِ نبوی ہی میں طے پاتے، اس لیے یہ جگہ چھوٹی پڑ گئی۔ چنانچہ اس میں مزید اضافہ کیا گیا۔ جب سے اب تک اس مسجد کے رقبے میں برابر اضافہ کیا جاتا رہا ہے (ماشاء اللہ)۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور دوسری امہات المومنین کے حجرے بھی بنائے گئے اور کئی صحابۂ کرام اسی مسجد کے گرد رہائش پذیر ہوئے۔ اس طرح یہ جگہ اسلام کا ایک مرکز یا یونیورسٹی بن گئی۔

- مسجدِ نبوی میں کون کون سے کام ہوتے تھے؟
- اس مسجد کو اہمیت کس طرح حاصل ہوئی؟
- اس کی توسیع کی ضرورت کیوں پڑی؟
- اس مسجد کے اطراف کس کی آبادی تھی؟

اس صفحے پر دیے گئے پراجیکٹ کو ہدایات کے مطابق بنوائیے اور اس کو دلچسپ اور معلوماتی بنانے کی ہر ممکن کوشش کیجیے۔ نیز ہدایات برائے اساتذہ پر بھی عمل کیجیے۔

مشق

۱۔ امید کی جاتی ہے کہ سبق کے دوران تشریح اور بہت سے سوالات کے بعد طلبا ان سوالات کے جوابات خود لکھ سکیں گے۔ زبانی پوچھ لینے اور مناسب مقامات پر تصحیح کے بعد طلبا کو خود لکھنے کے لیے آمادہ کیجیے۔ یہ سوالات مختصر اور آسان ہیں۔

۲۔ سزا اور جزا کے اعمال کی شناخت کے لیے یہ ایک دلچسپ مشق ہے۔ چند کام لکھے ہوئے ہیں ان کے سامنے لکھیے کہ یہ اعمال 'جزا' کے لائق ہیں یا 'سزا' کے۔ ان شا اللہ طلبا یہ مشق بڑے ذوق و شوق سے کریں گے۔

میثاقِ مدینہ

طلبا کو سمجھائیے کہ وہ چاہے گھر میں ہوں یا اسکول میں، ہر جگہ کے اصول و قوانین ہوتے ہیں اور اُن کی پیروی کرنے ہی سے ایک اچھا ماحول بنتا ہے۔ جب ہجرت ہوئی اور لوگ مکہ سے مدینہ گئے تو یہاں کے لیے بھی اصولوں اور قوانین کی ضرورت تھی۔

رسول اکرم ﷺ نے جہاں بھائی چارے کے اصول پر ایک مثالی معاشرہ بنایا اور مکہ مدینہ کے مسلمانوں کو ایک کردیا وہیں آپ نے اصول، قوانین اور ضابطے بھی طے کیے۔ بغیر قانون کے کوئی شہر، ملک یا معاشرہ چل نہیں سکتا اور نہ وہ تہذیب یافتہ معاشرہ کہلانے کا مستحق ہوتا ہے۔

ہمارے نبی ﷺ نے دنیا کے ہر مشکل سے مشکل معاملے کو بخوبی نبھایا اور ہر مسئلے کا عمدہ حل پیش کیا۔ اسی طرح انھوں نے شہر کے لوگوں کے لیے قانون اور ضابطے بنائے تاکہ ہر شخص امن و سکون سے رہ سکے۔

ہر جگہ کے لیے قوانین بنائے جاتے ہیں اور جو لوگ انھیں توڑتے ہیں ان کے لیے سزائیں بھی مقرر ہوتی ہیں۔ سزاؤں کے بھی اصول ہوتے ہیں کہ کس جرم پر کیسی اور کتنی سزا دی جاسکتی ہے۔

مدینہ پہنچ کر حضور ﷺ نے ہر ہر بات کے لیے قانون بنایا اور اس بات کی نگرانی بھی کی کہ تمام مسلمان قوانین اور ان پر عمل درآمد کی اہمیت کو جانیں۔

نوٹ: یہ بات یاد رہے کہ نبی کریم ﷺ جس وقت یہ تمام کام انجام دے رہے تھے وہ جاہلیت کا زمانہ تھا۔ مدینہ میں بھی قبیلے اور گروہ بنے ہوئے تھے اور ایک ایسے رہنما کی شدید ضرورت تھی جو سب پر قابو رکھے، سب کو سیدھی راہ پر چلائے اور انھیں منظّم اور تہذیب یافتہ بنائے۔

طلبا سے سوالات کیجیے کہ

- وہ اب تک میثاقِ مدینہ کا کیا مطلب سمجھے ہیں؟
- میثاقِ مدینہ کی ضرورت کیوں تھی؟
- جس شہر، ملک یا معاشرے میں قانون یا معاہدہ نہ ہو وہاں لوگوں کی زندگی کیسی ہوتی ہے؟
- محسنِ انسانیت نبی کریم ﷺ نے زندگی گزارنے کے قوانین بنا کر انسانیت کو بہت بڑا سبق دیا۔ کیا یہ بات درست ہے؟
- آپ ﷺ نے معاشرتی اصول طے کرتے وقت قرآن اور اللہ کے فرمان کو بنیاد بنایا۔ کیا یہ درست ہے؟
- حضور ﷺ کے اخلاق اور معاشرے کے لیے بنائے ہوئے قوانین کو دیکھ کر کافروں پر کیا اثر ہوا؟

تحریری آئین

عام طور سے جب کوئی قانون بنایا جاتا ہے تو اُسے تحریر کرلیا جاتا ہے تاکہ کسی کو اس میں کوئی شک وشبہ نہ رہے۔ جس زمانے میں نبی کریم ﷺ کا بنایا ہوا معاہدہ لکھا گیا اس وقت زیادہ تر دنیا جاہل تھی اور قوانین کو لکھا بھی نہ جاتا تھا۔ ''میثاقِ مدینہ'' اس وقت لکھا گیا جب کوئی دوسرا قانون تحریری صورت میں موجود نہیں تھا۔ آج تک دنیا یہ مانتی ہے کہ لکھے ہوئے قوانین میں اس سے بہتر کوئی قانون ابھی تک نہیں آیا۔ اس قانون میں لوگوں کے حقوق اور ان کے فرائض کھل کر بیان کیے گئے ہیں، یعنی اُنھیں کیا کچھ ملے گا اور اُنھیں کیا کام کرنے پڑیں گے۔

یہ قانون اس قدر انصاف پر مبنی اور عظیم تھا کہ قوم کا کوئی بھی فرد اٹھ کر خلیفہ وقت سے بھی سوال کرسکتا تھا کہ فلاں کام کیوں ہوا۔ جاہلیت کے اُس دور میں اتنی آزادی اور حق کی پہچان حیرت انگیز واقعہ تھا اور اس نے دوسری قوموں میں مسلمانوں کا وقار بلند کیا۔ طلبا سے سوالات کیجیے۔

- آئین کسے کہتے ہیں؟
- تحریری آئین سے کیا مطلب سمجھ آتا ہے؟
- آئین کو لکھنے سے کیا کیا فائدے ہوتے ہیں؟

- آئین میں حقوق اور ذمہ داریاں دونوں ہوتی ہیں۔ اس کا مطلب بتائیے۔
- آئین ، اصول اور ضوابط قوموں کے لیے اچھے ہوتے ہیں یا نہیں؟

پہلا خطبہ

طلبا سے پوچھیے کہ خطبہ کیا ہوتا ہے۔ وہ نمازِ جمعہ اور نمازِ عیدین کے خطبے کے بارے میں جانتے ہوں گے۔ خطبے کا مطلب ہے تقریر، وعظ و نصیحت۔ نماز کے وقت مذہب کی اچھی باتوں کے متعلق امام صاحب جو تقریر کرتے ہیں، وہ خطبہ کہلاتا ہے جس میں وہ نمازیوں سے خطاب کرتے ہیں۔

حضور ﷺ نے اپنے خطبے میں لوگوں کو آئین کے بارے میں بتایا کہ یہ کیا ہوتا ہے اور اس میں کیا لکھا ہوا ہے۔ یہ بھی بتائیے کہ میثاقِ مدینہ کا ایک ایک اصول قرآن پاک کی تعلیمات کے مطابق تھا۔

زبانی سوالات

- خطبہ کیا ہوتا ہے؟
- نبی کریم ﷺ نے اپنے خطبے میں لوگوں کو کیا بتایا؟
- خطبے سے قرآنِ پاک اور آئین کا کیا تعلق واضح ہوا؟
- قرآن پاک کیسی کتاب ہے اور آئین میں لکھے ہوئے کون کون سے اصول قرآن کے مطابق ہیں؟

میثاقِ مدینہ کی خصوصیات

میثاقِ مدینہ کی خصوصیات میں سے ہر ایک کی تشریح کیجیے۔ یہ گنتی میں دس ہیں۔ انھیں آہستہ آہستہ چار چار کی گنتی میں یاد کروائیے۔ سنیے اور معنی پوچھیے۔

نوٹ: یہ بہت تشریح طلب نکات ہیں ، انھیں بہت تفصیل سے سمجھائیے اور یاد کروائیے۔

میثاقِ مدینہ کے فوائد و اثرات

انصار اور مہاجرین کے مابین محبت و دوستی اور مدینہ میں منظّم معاشرے کے لیے نبی کریم ﷺ نے بے انتہا کوششیں کیں۔ حضور ﷺ کی انتھک کوشش اور سب سے بڑھ کر میثاقِ مدینہ یعنی اصول ، قواعد و ضوابط اور قوانین کو تحریری شکل دینا ، اتنا کامیاب تھا کہ کفار اور مشرکین نے بھی حضور ﷺ کو ایک بڑا رہنما مان لیا۔

- پہلی منظّم ریاست
- اسلامی ریاست میں توسیع ہوئی اور وہ طاقتور ہوئی
- مدینے میں موجود الگ الگ گروہوں کو ملا کر ایک طاقتور معاشرہ قائم کیا۔
- مسلمانوں کے ان طور طریقوں کی وجہ سے دور دور سے قافلے آتے اور حضور ﷺ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرتے۔ اس طرح اسلام پھیلتا گیا اور مسلمانوں کی طاقت بڑھتی گئی۔

نوٹ: میثاقِ مدینہ کے فوائد کے متعلق یہ نکات دو حصوں میں زبانی یاد کروایئے۔ ایک ہی دن میں یاد کرنا طلبا کے لیے بوجھ ہوگا۔

کتاب کے اسی صفحے پر پراجیکٹ مع ہدایات دیا گیا ہے، اسے ضرور عملی شکل دیجیے۔ اس سے یہ تمام نکات طلبا کے ذہن نشین ہوجائیں گے۔ ہدایات برائے اساتذہ کے مطابق کام کروایئے تاکہ یہ اہم اسلامی عمل اور اس کا فائدہ ذہن نشین ہو۔

مشق

۱۔ پہلے سوال کے تحت سات ذیلی سوالات ایک ایک کر کے زبانی حل کروایئے اور ساتھ ساتھ لکھواتے جایئے۔ مشکل الفاظ بورڈ پر لکھیے۔ ہر جواب کتاب اور کاپی دونوں میں لکھوایئے۔

۲۔ جملے مکمل کروایئے اور انھیں یاد بھی کروایئے۔

(i) تحریری دستوروں (ii) تجارت، معاشرت اور حقوق و فرائض (iii) رسول

(iv) حد (v) یہودیوں

۳۔ الفاظ کو ان کے معنوں سے ملوایئے۔ زبانی بھی یاد کروایئے۔

میثاق	تحریری قانون
اخوت	میثاقِ مدینہ
اصولوں کے مطابق	بھائی چارہ
میثاقِ مدینہ کی بنیاد	قرآن
دنیا کا ابتدائی تحریری آئین	منظّم

۴۔ یہ مشق حل کرتے ہوئے پوری ہوشیاری سے جملے پڑھوائیے اور انھیں درست جوابات سے ملوائیے۔ پھر جملے اور جواب زبانی یاد کروائیے۔

سوال	درست جواب
میثاقِ مدینہ کس چیز کا اعلیٰ ترین نمونہ تھا؟	آئینی خصوصیات
میثاقِ مدینہ میں کس چیز کی بنیاد رکھی گئی؟	متحد
تحریری دستور سے مسلمانوں کی کس چیز میں اضافہ ہوا؟	طاقت میں
مدینہ کے دفاع کی ذمہ داری میں مسلمانوں کے علاوہ کون شامل تھا؟	یہودی
میثاقِ مدینہ میں کیا بنانے کا طریقہ درج تھا؟	سیاسی اتحاد
مدینہ کو کیا قرار دیا گیا؟	دارالامان
کن لوگوں سے تجارت یا کوئی اور معاملہ کرنے سے منع کیا گیا تھا؟	قریش

نوٹ: تمام مواد پڑھانے کے بعد اس سبق کی اہمیت کے پیشِ نظر ایک بار سوالات دہرائیے تاکہ طلبا کی تفہیم کا اندازہ ہوسکے۔

غزوۂ بدر

اہم باتیں

غزوۂ بدر، یعنی جنگِ بدر کی اہم باتیں مثلاً سال، تعداد، جگہ، کتنے مارے گئے، کتنے قیدی بنے، وغیرہ جیسی معلومات سبق کے شروع میں دے دی گئی ہے اس معلومات کے دو حصے ہیں؛ پہلا حصہ عام معلومات کا جبکہ دوسرا اسلامی فوج اور کافر فوج سے مخصوص معلومات کا۔ دونوں حصے باری باری یاد کروائیے۔
تمام بنیادی باتیں یاد کروانے کے بعد سبق کے مواد کی طرف آئیے۔

غزوۂ بدر کی وجہ

- مسلمانوں نے جب مکہ سے مدینہ ہجرت کی تو وہ اپنا سارا سامان مکہ میں چھوڑ آئے تھے۔

- قریش کا رہنما ابوسفیان تھا، اس کا قافلہ بہت سا سامان لے کر مکہ آ رہا تھا۔
- ہجرت کرنے والے مسلمان غصے میں تھے۔ وہ اپنا بدلہ لینے کے لیے اس قافلے پر حملہ کر کے انھیں روکنا چاہتے تھے۔
- انصار نے بھی ان کا ساتھ دینے کا اعلان کیا۔
- ابوسفیان کو مسلمانوں کے ارادے کی خبر ہوئی تو اس نے مکہ پیغام بھیجا کہ لوگ مدد کے لیے آئیں اور مسلمانوں سے مقابلہ کریں۔
- خود ابوسفیان اپنا تجارتی قافلہ کسی اور راستے سے مسلمانوں سے بچا کر مکہ لے گیا۔
- ابوسفیان کے پیغام کے مطابق ایک بڑا لشکر تیار کیا گیا جو مدینہ کی طرف چل دیا۔
- ابوسفیان کا قافلہ بحفاظت پہنچ گیا تو اُس نے کہا کہ اب حملے کی ضرورت نہیں۔
- کفار کا سردار ابوجہل نہ مانا اور اس نے پھر بھی حملہ کرنے کا فیصلہ کیا۔
- بدر کے مقام پر مسلمانوں کا سامنا کفار سے ہوا، یہ رمضان کا مہینہ تھا اور زیادہ تر لوگ روزے سے تھے۔
- اس پہلی جنگ میں مسلمانوں نے کفار کا بہادری سے مقابلہ کیا اور مشرکین کو میدانِ جنگ سے بھاگنا پڑا۔
- غزوۂ بدر میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔
- اس جنگ میں حضور ﷺ کی منصوبہ بندی اور دور اندیشی نے اور اللہ کی بھیجی ہوئی آسمانی مدد نے کفار کو حیران کر دیا۔
- اس جنگ کا ذکر قرآن میں بھی ہے۔

> نوٹ: سبق کے آغاز میں درج معلومات کی طرح یہ نکات بھی دو دو یا چار چار کر کے یاد کروائیے، اس طرح نکات یاد کرنے سے سبق کی بنیادی باتیں ذہن نشین ہوجاتی ہیں۔

غزوۂ بدر اور قرآن

قرآن پاک مسلمانوں کی وہ کتاب ہے کہ اس میں جو بات اللہ نے بیان فرمائی، وہ اٹل اور آخری ہے۔ اس کے بعد کچھ کہنے سننے کی گنجائش نہیں رہتی۔

سورۂ آلِ عمران کی آیات ۱۲۳ اور ۱۲۴ میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو یاد دلا رہا ہے کہ جنگِ بدر میں جب سامان کم

تھا اور لوگ کم تھے تو اللہ تعالیٰ نے احسان کرتے ہوئے مدد فرمائی۔ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کی ہمت بندھائی کہ اللہ تعالیٰ تین ہزار فرشتوں کے ذریعے مسلمانوں کی مدد کرے گا اور اگر مسلمان اسی طرح دل مضبوط رکھیں اور اللہ پر بھروسا رکھیں تو کافروں کے اچانک حملے کی صورت میں بھی اللہ تعالیٰ پانچ ہزار فرشتوں سے مسلمانوں کی مدد فرمائے گا۔

نوٹ: جہاں کہیں مسلمانوں نے بہادری، سچائی اور اسلام کے لیے اللہ کی رضا کی خاطر جنگ کی ہے، اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد فرمائی ہے۔ مسلمانوں کو صرف اللہ سے مدد مانگنی چاہیے اور بہادری سے قدم جمائے رکھنے چاہئیں۔ اللہ سے بڑھ کر کسی کی مدد کام نہیں آتی۔

نتیجہ

جنگِ بدر میں اللہ کی طرف سے مدد کا آنا مسلمانوں کے لیے کھلی دلیل تھی کہ اللہ اپنے بندوں کو بے آسرا نہیں چھوڑتا اور ایسی مدد کرتا ہے جس کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ شرط یہ ہے کہ اللہ پر کامل یقین رکھا جائے۔

مشق

۱۔ طلبا سوالات کے جوابات سبق کے متن میں پڑھ چکے ہیں، اگر اُنھیں وہ یاد رہے تو جوابات آسان ہو جائیں گے۔ سوالات شروع کرنے سے پہلے دیا گیا مواد ایک بار پھر دہروا لیجیے تاکہ کام میں آسانی ہو۔

نوٹ: اگرچہ سوالات میں ''غزوۂ بدر'' پر مختصر مضمون لکھنا شامل نہیں لیکن اگر ممکن ہو تو طلبا سے اس موضوع پر چھوٹے اور آسان جملوں میں یہ مضمون لکھوائیے تاکہ اُن کے دلی خیالات اور جذبات کا اندازہ ہو سکے۔ تمام کام پہلے زبانی کروا لیجیے۔

۲۔ درست اور غلط جملوں کی نشاندہی:

(i) ✓ (ii) ✗ (iii) ✓ (iv) ✓

۳۔ جملے مکمل کیجیے۔

(i) مہاجرین اور انصار (ii) جیتی (iii) قرآن پاک (iv) اچھا اثر

غزوۂ احد

اہم باتیں

غزوۂ احد سے متعلق معلوماتی نکات تشریح کے ساتھ سمجھایئے، زبانی یاد کروایئے اور پھر سنیے۔

غزوۂ احد کی وجہ

جنگ بدر میں جب مسلمانوں کو فتح ہوئی اور کفار ہار گئے تو اُن میں انتقام لینے کی آگ بھڑکتی رہی۔ چنانچہ اُنھوں نے بے حد سازو سامان خرید کر اور بہت پیسہ خرچ کر کے مسلمانوں پر حملے کی تیاری کی۔ ''اُحد'' ایک پہاڑ کا نام ہے جس کے قریب جنگ ہوئی۔

- ابو سفیان کی سپہ سالاری (قیادت) میں ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا گیا۔
- کفار کا لشکر تین ہزار فوجیوں پر مشتمل تھا جن میں ماہر سپاہی اور تیر انداز شامل تھے۔
- اس زمانے میں جنگیں تلواروں، تیروں اور نیزوں سے لڑی جاتی تھیں۔
- یہ قافلہ مدینہ میں آباد مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لیے بھیجا گیا۔
- ابو سفیان کی بیوی ہند نے اعلان کیا کہ جو حضور ﷺ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کرے گا، اسے سونے سے لاد دیا جائے گا۔

جنگِ اُحد میں منافقین کے سردار کا دھوکہ

- جنگ سے پہلے حضرت عباس رضی اللہ عنہ قریش کا پورا منصوبہ لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں آئے۔
- نبی کریم ﷺ ہمیشہ مشورہ کرنے کے بعد کام کرتے۔ صحابیوں سے مشورہ کر کے آپ نے جنگ کی تیاری کی اجازت دے دی۔
- جنگ بدر میں اللہ کی مدد ملنے کے بعد مسلمانوں کے یقین، اعتماد اور ہمت میں بہت اضافہ ہو چکا تھا۔
- مسلمان لشکر کی کُل تعداد ایک ہزار تھی۔
- جب مسلمان جنگ کے لیے نکلے تو منافقوں کا سردار عبداللہ بن ابی اپنے تین سو ساتھی لے کر مدینہ واپس ہو گیا، یوں اسلامی لشکر کی تعداد سات سو رہ گئی۔

- منافقین کی اس حرکت کا مقصد یہ تھا مسلمانوں کی ہمت پست کردی جائے تاکہ وہ جنگ میں ہار جائیں۔
- یہ منافقوں کا خیال ضرور تھا لیکن مسلمان اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر لڑتے ہیں، اپنی تعداد کے بھروسے پر نہیں۔
- اس بار جنگ کا مقام میدانی علاقہ نہیں، بلکہ پہاڑی علاقہ تھا۔
- جہاں فوجوں نے پڑاؤ ڈالا تھا اس کے پیچھے پہاڑی درّہ تھا۔ نبی کریم ﷺ نے پچاس تیر اندازوں کو وہاں کھڑے رہنے کا حکم دیا اور کہا کہ کوئی بھی اس مقام سے نہ ہٹے، چاہے جنگ کا نتیجہ کچھ بھی ہو۔

زبانی سوالات

سبق کے اعادے کے طور پر سوالات پوچھیے۔

- غزوۂ بدر میں کفار کو شکست ہوئی تو انھوں نے کیا سوچا؟
- کفار نے بدلہ لینے کے لیے کیا کیا طریقے سوچے؟
- کفار نے کتنے تربیت یافتہ لوگ مدینہ کی طرف بھیجے؟
- کفار کے لشکر کا سپہ سالار کون تھا؟
- سپہ سالار کی بیوی نے کیا اعلان کیا؟
- حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کون تھے؟
- ابوسفیان کی بیوی کے کن رشتہ داروں کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے مار ڈالا تھا؟
- مدینہ کے منافقوں کے سردار کا نام کیا تھا؟
- کیا وہ اپنی سازش میں کامیاب ہوا؟
- پہاڑی درّہ کیا ہوتا ہے؟
- گھاٹی کسے کہتے ہیں؟
- نبی کریم ﷺ نے پہاڑی درّے پر کتنے تیر اندازوں کی ذمہ داری لگائی؟
- مسلمان تیر اندازوں کو کس بات کی تاکید کی گئی تھی؟

نوٹ: ان سوالات سے معلوم ہو جائے گا کہ سبق کا مواد طلبا کو کس حد تک ذہن نشین ہوا ہے۔

جنگ کے حالات کا دھوکہ

جب جنگ شروع ہوئی اور کفارِ مکہ ایک بار پھر شکست کھا کر بھاگنے لگے تو گھاٹی پر متعین تیر انداز سمجھے کہ جنگ ختم ہو گئی۔ وہ اپنی جگہ چھوڑ کر مالِ غنیمت لوٹنے دوڑ پڑے، چند لوگوں کے علاوہ سب نے حضور ﷺ کے حکم کے خلاف اپنی جگہ چھوڑ دی۔ دشمنوں کا ایک گروہ خالی جگہ دیکھ کر پیچھے سے حملہ کرنے پہنچ گیا۔ یہ دستہ خالد بن ولید کا تھا جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ اس اچانک اور شدید حملے سے مسلمان گھبرا گئے۔ اس جنگ میں حضور ﷺ زخمی ہوئے اور خبر پھیل گئی کہ (نعوذ باللہ) حضور ﷺ شہید ہو گئے۔ جو مسلمان لڑ رہے تھے انھوں نے بھی ہمت ہار دی کہ محمد ﷺ نہ رہے تو کس کے لیے لڑنا؟ اتنے میں کسی نے حضور ﷺ کو دیکھا تو آواز لگائی ''محمد ﷺ زندہ ہیں''۔ اس خبر نے مسلمانوں کی ہمت بندھائی اور وہ ایک بار پھر لڑنے لگے۔

قریش کے لشکر میں عورتیں بھی تھیں۔ ہند نے اپنے غلام سے وعدہ کیا تھا کہ اگر اُس نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا تو وہ اُسے آزاد کر دے گی اور ڈھیروں انعام دے گی۔ اُس غلام کو جیسے ہی موقع ملا، اُس نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔

ہند کو اس قدر غصہ تھا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کے بعد اُن کا سینہ چیر کر کلیجہ چبایا۔ کفارِ مکہ نے مسلمانوں کو نقصان پہنچایا اور پھر فرار ہو گئے۔

نبی کریم ﷺ نے جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید دیکھا تو اُنھیں بہت دکھ پہنچا، آپ ﷺ نے کہا ''مجھے اپنی زندگی میں اس سے زیادہ صدمہ نہیں پہنچا''۔

نوٹ: سبق کا آخری پیراگراف پڑھ کر جنگ میں حصہ لینے والے چند صحابہ اور صحابیات کے نام یاد کروائیے۔

زبانی سوالات

- حضور ﷺ کو اس جنگ میں کیا دلی صدمہ پہنچا؟
- غزوۂ احد میں حضور ﷺ زخمی ہوئے، آپ ﷺ کو کیا جسمانی تکلیف پہنچی؟
- اس جنگ میں جو خواتین شامل تھیں اُن کے نام لکھیے۔ یہ خواتین کس طرح جنگ میں مدد کر رہی تھیں؟

مشق

۱۔ ہر سوال کا جواب زبانی سن کر مطلوبہ تبدیلیاں کیجیے اور طلبا کو جوابات خود لکھنے کا موقع دیجیے۔

۲۔ درست اور غلط جملوں کی نشاندہی:

(i) ✓ (ii) ✓ (iii) ✗ (iv) ✗ (v) ✓

غزوۂ خندق

سبق کے شروع میں دی گئی معلومات زبانی یاد کروائیے اور پھر اس سے متعلق سوالات کیجیے۔

نوٹ: ہجرت کے بعد کفار نے مسلمانوں سے جنگیں شروع کیں کیونکہ وہ مسلمانوں کو خوشحال، پُرسکون اور ترقی کرتے نہیں دیکھ سکتے تھے۔ مسلمانوں کی ہجرت کے باوجود کفار اُنھیں مزید کمزور کرنا چاہتے تھے، لیکن اللہ نے ہمیشہ سخت وقت میں مسلمانوں کی مدد کی۔

رسول اللہ ﷺ کی دانش مندی

میثاقِ مدینہ لکھتے وقت ایک بات یہ بھی طے کی گئی کہ اگر کبھی مدینہ پر حملہ ہوا تو مدینہ کے تمام رہنے والے مل کر مقابلہ کریں گے چاہے وہ حملہ کسی بھی قوم پر اور کسی کی بھی جانب سے ہو۔ حضور ﷺ کی دور اندیشی سے مسلمان مزید طاقتور ہوئے اور مدینہ کے تمام شہریوں کا اکٹھا ہوجانا دشمنوں کے لیے بڑے خطرے کا سبب بنا۔

نوٹ: طلبا کو بتائیے کہ ایک قبیلہ ایسا تھا جو ہر وقت نعوذ باللہ حضور ﷺ کو قتل کرنے کی سازش کرتا اور فکر میں رہتا کہ کب موقع آئے اور وہ اپنا کام کر دکھائے۔ اسی وجہ سے اُن لوگوں کو مدینہ سے نکال دیا گیا اور مدینہ میں ان کا داخلہ بند کردیا گیا۔ اس یہودی قبیلے کا نام تھا ''بنونضیر''۔

اہم بات

- بنونضیر نے قریشِ مکہ اور یہودیوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے خلاف فیصلہ کیا کہ ایک بہت بڑی جنگ کرکے مسلمانوں کو ہمیشہ کے لیے ختم کردیا جائے۔ اس تمام سازش کا رہنما ابوسفیان تھا۔

- کفار کی جانب سے مدینہ پر زبردست حملے کے لیے دس ہزار سپاہیوں کی فوج تیار کی گئی۔
- مدینہ کے اندر بھی حضور ﷺ کے مخالف یہودیوں نے فوج تیار کی۔

حضور ﷺ کا ردِّ عمل

- نبی کریم ﷺ کو جب یہ ساری خبریں پہنچیں تو آپ ﷺ نے تمام صحابہ کرام سے مشورہ کیا کہ مدینہ کی حفاظت کس طرح کی جائے۔
- حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے، جو مسلمان ہونے سے پہلے مجوسی اور عیسائی رہ چکے تھے، مشورہ دیا کہ مدینہ میں لشکر کو داخل ہی نہ ہونے دیا جائے اور مدینہ کے چاروں طرف خندق کھودی جائے تاکہ کفار اُسے عبور ہی نہ کرسکیں۔
- مسلمانوں کی حالت ویسے ہی اچھی نہ تھی لیکن سب نے خندق کھودنی شروع کی اور دن رات کام کیا۔
- خندق کھودنے کا کام ختم ہوتے ہی حملہ آور پہنچ گئے۔
- کفار خندق دیکھ کر حیران رہ گئے۔
- عرب میں اس سے پہلے کسی جگہ کی حفاظت اس طرح نہ ہوتی تھی۔
- حملہ آور چاروں طرف گھیرا ڈال کر بیٹھ گئے، مدینہ میں داخل ہونے کا کوئی طریقہ نہ تھا۔
- یہ محاصرہ تقریباً ۲۷ دن جاری رہا۔
- مدینہ کے اندر موجود دشمنوں نے مسلمانوں کو خوراک نہ پہنچنے دی۔
- مسلمان شدید مشکلات میں تھے۔

نبی کریم ﷺ کی دعا

- حالات کی تنگی دیکھتے ہوئے ایک رات نبی کریم ﷺ نے اللہ سے مدد کے لیے دعا کی۔
- اللہ نے اپنے محبوب ﷺ کی دعا قبول فرمائی۔
- موسم بدل گیا۔
- شدید ٹھنڈی ہواؤں کے جھکڑ کئی دن تک چلتے رہے۔
- طوفانی ہواؤں نے دشمنوں کے خیمے اکھاڑ پھینکے۔

- چولھوں کی آگ بجھ گئی، برتن الٹ گئے۔
- یہ حالات دیکھ کر دشمنوں نے اپنے خیمے اکھاڑے اور بھاگ نکلے۔
- حضور ﷺ نے فرمایا، ان شا اللہ اب مکہ کے قریش کبھی ہم پر حملہ آور نہیں ہوں گے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام کی آمد

- موسم سے تنگ آ کر کفار اگرچہ فرار ہوگئے لیکن جنگ نہ ختم ہوئی۔
- حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے۔
- انھوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے مدینہ آ کر ہتھیار اتار دیے لیکن مسلمانوں کی مدد کے لیے لڑنے والے فرشتوں نے ہتھیار پہنے ہوئے ہیں۔
- حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ مسلمان مدینہ میں موجود یہودی قبیلے بنو قریظہ کا رُخ کریں جنھوں نے میثاقِ مدینہ کی خلاف ورزی کی ہے۔
- یہ اعلان سنتے ہی پورا مسلمان لشکر بنو قریظہ کی طرف چل دیا۔
- ۲۵ روز مسلمانوں نے بنو قریظہ کے قلعے کا محاصرہ جاری رکھا۔
- اس محاصرے کے نتیجے میں بنو قریظہ نے ہار مان لی۔

نوٹ: اوپر دیے گئے تمام نکات زبانی یاد کروائیے، اس سے مشق حل کرنا آسان ہوجائے گی۔

مشق

۱۔ پانچوں ذیلی سوالات کے جوابات زبانی سنیے، پھر لکھوائیے۔
۲۔ جملے مکمل کرنے کی مشق سبق کے صفحہ ۵۸ کے دوسرے پیراگراف سے دی گئی ہے۔ اسے پہلے زبانی حل کروائیے اور پھر کتاب میں لکھوائیے۔ بعدازاں، یہ پیراگراف زبانی یاد کروائیے۔

وعدے کی پابندی

اسلام وہ مذہب ہے جس میں اخلاق و آداب ، طور طریقوں ، عزت اور محبت کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ اس حوالے سے اسلام میں بڑوں کی عزت، بچّوں کے ساتھ شفقت ، محفل اور گفتگو کے آداب سمیت کئی معاملات پر رہنمائی ملتی ہے۔

وعدے کی پابندی بھی ان ہی میں سے ایک ہے۔ لوگ اسے معمولی سمجھتے ہیں ، لیکن اسلام اسے بہت اہمیت دیتا ہے۔ کسی سے کوئی بات کہنے یا کوئی کام کرنے کا یقین دلانے کو وعدہ کہتے ہیں۔ کہہ کرمکر جانا ، وعدہ کر کے کام نہ کرنا ، وقت پر نہ کرنا یا بات کو بدل دینا وعدہ خلافی کہلاتا ہے۔

جو شخص کوئی بات کہہ کر بدل جائے ، تو لوگ اس پر یقین کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ ایسے شخص کی عزت بھی نہیں ہوتی۔ اللہ بھی ایسے لوگوں کو نا پسند کرتا ہے۔ اس لیے قرآن مجید تمام مسلمانوں کو وعدہ پورا کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔

کتاب میں درج سورۃ بنی اسرائیل کی آیت ۳۴ کا ترجمہ یاد کروائیے۔

نوٹ: وعدہ خلافی معاشرے کی ایک بڑی اور تکلیف دہ بُرائی ہے۔ اس سے لوگوں میں لڑائی جھگڑا بڑھتا ہے اور اُن کے درمیان بے اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ مسلمان کو وعدے اور زبان کا پکا ہونا ضروری ہے۔

''امانت'' یعنی کسی کا سامان یا کوئی چیز رکھنا اور اس میں کمی بیشی نہ کرنا ''امانت'' کہلاتا ہے۔ وعدہ بھی امانت ہے اور وعدہ پورا نہ کرنا بھی بے ایمانی میں شمار ہوتا ہے۔ امانت کی حفاظت کرنا اور وعدہ پورا کرنا جنت میں لے جانے والے کام ہیں۔

سورۃ المعارج کی آیت ۳۲ تا ۳۵ کا ترجمہ زبانی یاد کروائیے۔

وعدے کی پابندی کی مثال

نبی کریم ﷺ کے دشمن آپ ﷺ کی سچائی ، وعدے کی پاسداری اور ایمانداری کے قائل تھے۔ اس سلسلے میں ہمیں یہ باتیں یاد رکھنی چاہئیں:

- جھوٹے وعدوں سے بچیں۔

- وعدہ امانت کی قسم ہے۔ اسے وقت پر پورا کریں۔
- گواہی دینا بھی اسی زمرے میں آتی ہے۔ گواہی دیں تو سچی دیں۔
- جھوٹ نہ بولیں کیونکہ اس کا فائدہ وقتی اور تھوڑا ہوتا ہے لیکن آخرت میں دردناک عذاب کی سزا ہے۔
- ان معاملات میں بھی ہمارے لیے مثالی نمونہ نبی کریم ﷺ ہیں، ان کا کردار دیکھیں اور آگے بڑھیں۔

مشق

درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے۔

۱۔ پانچوں ذیلی سوالات انفرادی طور پر حل کروا کر جواب لکھوائیے۔

۲۔ وعدے کی پابندی کے متعلق دی گئی آیات کے ترجمے لکھوائیے۔ لکھنے سے یہ پکے یاد ہو جائیں گے۔

عفو و درگزر اور بردباری

پہلا پیراگراف اور آیت کا ترجمہ پڑھ کر سنائیے اور پھر تمام باتوں کی تشریح کیجیے۔

نوٹ: عفو و درگزر یعنی معاف اور نظر انداز کر دینا تب ہی ممکن ہو سکتا ہے جب لوگوں کے دلوں میں گنجائش ہو، وہ حوصلہ رکھتے ہوں، صبر کرنے والے ہوں۔ پیار و محبت اور معافی کی عادات اپنانے سے معاشرہ خوبصورت بنتا ہے، جبکہ لڑائی جھگڑے، بدلہ لینے اور دشمنی رکھنے جیسی عادات معاشرے کو بدصورت بناتی ہیں۔

سورۃ النور کی آیت ۲۲ کا ترجمہ زبانی یاد کروائیے کہ قرآن اس سلسلے میں کیا ہدایات دیتا ہے۔

معافی کی مثال

حضور نبی کریم ﷺ کے عفو و درگزر کا مثالی واقعہ پڑھ کر سنائیے۔ حضور ﷺ کی قائم کی ہوئی مثالوں کا مقصد یہ ہے کہ سارے مسلمان ان سے سبق سیکھیں اور اپنے کردار میں بھی ایسی ہی خصوصیات پیدا کریں۔

نوٹ: عورت کے زہر دینے والا واقعہ جماعت میں پڑھ کر طلبا سے سوالات کیجیے اور دیکھیے کہ انھیں کتنا سمجھ میں آیا۔

طلبا کو احساس دلائیے کہ معاف کرنے کے لیے انسان کو اپنے اوپر کتنا جبر کرنا اور حوصلے سے کام لینا پڑتا ہے، لیکن حضور ﷺ نے زہر دینے جیسے بڑے جرم کو کتنے آرام سے معاف فرمادیا۔

اس صفحے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ ہے۔ اسے پڑھ کر سنائیے اور تشریح کیجیے۔ غسان خاندان کے حاکم جبلہ نے اسلام قبول کرنے کے بعد دورانِ طواف ذرا سی غلطی پر کس طرح غصہ کیا اور معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انھوں نے حاکم کو کیا جواب دیا۔

بدلہ لینا فخر کی بات نہیں، اس سے حالات مزید بگڑتے ہیں اور قتل و غارت گری کا سلسلہ چل پڑتا ہے۔ اس وجہ سے بعض اوقات جنگیں بھی شروع ہو جاتی ہیں جن میں بہت خون خرابہ ہوتا ہے۔ اسے روکنے کے لیے ہی اسلام نے برداشت اور معافی کا سبق دیا ہے۔ ایسے ہی لوگوں سے اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ جنت کے حقدار ہیں۔

نوٹ: صفحہ ۶۳ پر درج ہدایات برائے اساتذہ غور سے پڑھ کر ان پر عمل کیجیے۔

مشق

۱۔ چاروں ذیلی سوالات انفرادی طور پر حل کروائیے۔ زبانی جوابات کے بعد کتاب میں لکھوائیے۔
۲۔ کن کن غلطیوں پر کسے معاف کر دینا بہتر ہے؟ ۵ جملے درج ہیں، زبانی حل کروا کر طلبا کو کرنے دیجیے۔

رواداری

اس لفظ کے معنی ہیں نرمی، برداشت اور صبر و تحمل کے ساتھ پیش آنا۔ یہ وہ چیزیں ہیں جو کسی انسان یا معاشرے کو خوبصورت اور پُرسکون بناتی ہیں۔ اگر کوئی آپ کی رائے سے اختلاف رکھتا ہو تو اُسے برداشت کرنا بھی رواداری کہلاتا ہے۔ تاہم یہ بھی خیال رہے کہ رواداری میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی خلاف ورزی نہ ہوتی ہو؛ مثلاً کوئی کسی کا حق چھین لے اور آپ رواداری کی خاطر کچھ نہ کہیں، یہ مناسب نہیں۔

اپنا فائدہ ، دوسروں کی فکر نہ کرنا ، برداشت سے کام لیے بغیر مار دھاڑ کرنا اللہ کی مرضی کے خلاف ہے۔ اگر کوئی آپ سے اختلاف کرے تو اسے سنیے اور برداشت کیجیے ، پھر اس سے بھی عمدہ سلوک کیجیے ۔ اللہ تعالیٰ اس کا اجر دیتا ہے۔

معاملات میں برداشت سے کام لینا اور مخالف رائے کو سننا چاہیے ورنہ یہ خود غرضی شمار ہو گی۔ خود غرضی اور صرف اپنا فائدہ دیکھنا اسلام کی نظر میں پسندیدہ عمل نہیں ہے۔ اختلاف رکھنے والوں کے ساتھ بھی اچھا سلوک رکھنا چاہیے۔

سورۂ عبس کی آیات ۱ تا ۱۲ کا ترجمہ اچھی طرح سمجھایئے اور یاد کروایئے، تشریح اچھی طرح کی گئی تو طلبا کو بہتر سمجھ آئے گا اور آسانی سے یاد ہوگا۔

نوٹ: قرآن میں اللہ تعالیٰ نے اچھے اور بُرے کے درمیان فرق واضح فرما کر کہہ دیا ہے کہ قرآن نصیحت ہے، جو چاہے اس پر عمل کر کے فلاح حاصل کر لے۔

سورۂ عبس نازل ہونے کی وجہ

- مکہ کے امیر لوگ بہت مغرور تھے۔
- اپنی محفل میں کسی غریب کو برداشت نہیں کرتے تھے۔
- یہ امیر لوگ حضور ﷺ کی محفلوں میں غریبوں کی موجودگی کی وجہ سے نہیں آتے تھے۔
- ایک دن حضور ﷺ امیروں کی محفل میں بیٹھے اسلام کی تبلیغ کر رہے تھے۔
- حضور ﷺ کی محفل میں ایک غریب نابینا صحابی آ کر بیٹھ گئے۔
- صحابی نے حضور ﷺ سے کچھ پوچھنا چاہا ، لیکن چونکہ بات میں دخل اندازی کی تو ان کی یہ بات حضور ﷺ کو اچھی نہیں لگی اور آپ نے ﷺ نے ان کی جانب توجہ نہیں دی۔
- آپ ﷺ اس واقعہ کے بعد گھر تشریف لے گئے جہاں سورۂ عبس کی یہ آیات نازل ہوئیں۔

نوٹ: اساتذہ یہ نکات یاد کروائیں اور پھر زبانی سنیں ، کچھ ایسے سوالات بھی کریں جن سے مواد کی تشریح ہو اور طلبا کی تفہیم کا اندازہ ہو سکے۔

روا داری کی ایک اور مثال

- روا داری کی ایک اور مثال انصار اور مہاجرین کی دوستی ہے۔
- مدینہ کے انصار نے ہر طرح مہاجرین کی مدد کی۔
- میثاقِ مدینہ میں طے شدہ اصول رواداری کی ایک اور بہترین مثال ہے۔
- میثاقِ مدینہ میں مسلمانوں کے علاوہ یہودی اور مشرکوں کو بھی حصہ دار بنایا گیا۔
- کسی پر ظلم اور زبردستی نہ کی گئی کہ اسلام قبول کرے۔
- حضور ﷺ کی یہی باتیں دیکھ کر بہت سے مشرکین مسلمان ہو گئے۔
- اسلام تعلیم دیتا ہے کہ جن لوگوں کے عقائد اسلام کے لحاظ سے غلط ہیں، انھیں بھی برداشت کرو۔
- عیسائیوں اور یہودیوں کے ساتھ مذہب کے معاملے میں اچھے انداز سے بات کرنے کی تلقین کی گئی۔
- مذہب کے معاملے میں بدتمیزی سے بحث کرنے سے منع فرمایا گیا کیونکہ اس طرح دل آزاری ہوسکتی ہے۔
- اس سلسلے میں سبق میں شامل قرآنی آیت (سورۃ العنکبوت : ۴۶) کا ترجمہ سمجھایئے اور زبانی یاد کروایئے۔
- مجادلہ کے معنی سمجھایئے۔ مجادلہ (مُ جَا دَ لَہ) عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے معنی ہیں بحث و تکرار۔
- قرآن پاک میں مشرکوں کے جھوٹے خداؤں اور بتوں کو بُرا کہنے سے بھی منع کیا گیا ہے، کیونکہ اگر ہم اُن کے جھوٹے خداؤں کو بُرا کہیں گے تو ہوسکتا ہے کہ وہ جواب میں ہمارے مالک حقیقی یعنی اللہ تعالیٰ کو بُرا کہیں۔

اس بارے میں ہمیں بہترین سبق سورۃ الانعام کی آیت ۱۰۸ میں دیا گیا ہے۔ ضرورت ہے کہ یہ نکات طلبا کو اچھی طرح سمجھائے جائیں تاکہ وہ بڑے ہو کر مذہبی تنازعات پر قتل و غارت گری کو بہت بُرا سمجھیں اور دوسرے مذاہب کے لیے ان میں تحمل اور برداشت پیدا ہو۔ آخرت میں اللہ خود بُرے اعمال والوں کو ان کے اعمال کی سزا دے گا۔

کتاب کے صفحہ ٦٦ پر درج ہدایات برائے اساتذہ غور سے پڑھ کر ان پر عمل کیجیے۔

مشق

مشق کے تینوں سوالات پہلے زبانی حل کروایئے۔ طلبا تمام تر جوابات سبق کے متن میں پڑھ چکے ہیں۔ اچھی طرح اعادہ کروانے کے بعد کتاب میں لکھوایئے اور گھر سے کاپی میں لکھ کر لانے کے لیے دیجیے۔

رحم دلی

کسی انسان کے ساتھ نرمی اور مہربانی سے پیش آنا ، ہمدردی کرنا ، حسنِ سلوک کرنا اور دوسروں کا خیال رکھنا رحم دلی ہے۔ اگر ہم کسی بیمار انسان کی خدمت کریں اور اُس کے آرام کا خیال کریں تو یہ رحم دلی ہے۔ اپنے بوڑھے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کریں ، اُن کی خدمت کریں ، ان کی خوشی اور آرام کا خیال کریں تو یہ رحم دلی ہے۔ رحم دلی جانوروں کے ساتھ بھی کی جاتی ہے۔

رحم دلی کا الٹ یا متضاد ''ظلم'' ہے۔ ظلم کرنے کا مطلب ہے کسی پر رحم نہ کرنا ، ہمدردی نہ کرنا ، بُرا سلوک کرنا ، تکلیف پہنچانا ، جیسے کافروں نے حضور ﷺ پر ظلم کیا ، راستے میں کانٹے بچھائے ، حضور نبی کریم ﷺ پر کوڑا کرکٹ پھینکا۔ ظلم کرنے والے کو ظالم کہتے ہیں اور اللہ ظالموں پر لعنت بھیجتا ہے ، اسی لیے ان کا انجام بُرا ہے۔

نوٹ: اساتذہ اس تعارف کے بعد کتاب کے صفحہ ٦٩ پر دیے گئے پہلے ٢ پیراگراف باآواز بلند پڑھیں۔

یہ پیراگراف بہت معنی خیز ہیں۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کا رحم دلی سے کیا تعلق ہے؟ رحم کرنا اللہ کی صفت ہے ، وہ رحمٰن اور رحیم ہے ، اسے انسانی زندگی سے منسلک کرکے اللہ کے رحمٰن اور رحیم ہونے سے متعلق مثالیں دیجیے۔ وہ ہم پر زندگی بھر رحم و کرم کرتا ہے اور ہم ہر وقت اس کی نافرمانی کرتے ہیں ، لیکن اس کا رحم جاری رہتا ہے اور وہ ہمیں رزق ، صحت ، رشتے اور دیگر نعمتیں دیے جاتا ہے۔

سورۃ الدھر کی آیت ٣١ کا ترجمہ سمجھا کر یاد کروایئے۔ اس آیت کے معنی پڑھ کر ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہیے کہ ہم رحم دل ہیں یا ظالم اور پھر ہمیں اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے۔

نبی کریم ﷺ کی رحم دلی

نبی کریم ﷺ مسلمانوں کے لیے ہر معاملے میں معیار اور مثال ہیں۔ آپ ﷺ کی رحم دلی کی مثالیں بے شمار ہیں ، خاص طور پر غزوۂ بدر کے قیدیوں کی فدیہ لے کر رہائی بہت بڑی مثال ہے۔ یہ رواج تھا کہ جنگ کے قیدیوں پر ظلم و ستم توڑے جاتے تھے لیکن نبی کریم ﷺ کے ارشاد کے مطابق ایسے قیدیوں کے لیے ، جو غریب تھے اور فدیہ دینے کے قابل نہ تھے ، یہ آسانی کی گئی کہ وہ چند مسلمانوں کو لکھنا پڑھنا سکھائیں تو انھیں آزاد کردیا جائے گا۔

نوٹ: نبی کریم ﷺ نے صحابہ کو قیدیوں پر رحم دلی کی خاص تاکید کی۔ بعض صحابہ خود کھجوروں پر گزارا کرتے، لیکن قیدیوں کو کھانا کھلاتے۔

رحم دلی کے سلسلے میں کتاب کے صفحہ ۷۰ پر درج سورۃ الانفال کی آیت ۷۰ کا ترجمہ سمجھا کر یاد کروائیے۔

طلبا سے سوالات کرکے ان کے ذہن ٹٹولیے کہ وہ رحم دلی اور ظلم کا کیا مطلب سمجھتے ہیں۔ جہاں ضرورت ہو اصلاح کیجیے۔

نوٹ: ان کی زندگی اور روزمرہ کی مثالوں سے سمجھائیے کہ وہ مختلف حالات میں رحم دلی کیسے کریں گے۔

- اگر کوئی بیمار ہو
- اگر کوئی بوڑھا ہو
- اگر کوئی جانور بھوکا ہو
- اگر کوئی جانور زخمی ہو
- اگر کوئی بچہ یا بڑا بھوکا ہو وغیرہ

اسکول میں رحم دلی کے مواقع کی مثالیں سمجھائیے۔ اس سرگرمی کا مقصد یہ ہے کہ طلبا رحم دلی کی طرف مائل ہوں اور ظلم کو برا سمجھیں۔

فتحِ مکہ ...... روایت شکن مثال

سب سے پہلے 'روایت' کا مطلب بتائیے، یعنی ایک ریت، رسم یا رواج، 'شکن' کا معنی توڑنا، روایت شکن مثال یعنی پرانے رسم و رواج کو توڑ دینے والی مثال۔ اساتذہ پورا پیراگراف باآوازِ بلند پڑھیں اور پھر سوالات کریں۔

زبانی سوالات

- فتحِ مکہ کے موقع پر مسلمانوں کا سلوک قیدیوں سے کس طرح مختلف تھا؟
- جب کوئی فوج کوئی شہر فتح کیا کرتی تھی تو شہر کے لوگوں سے کیسا سلوک کیا جاتا؟
- لشکرِ اسلام جب مکہ میں داخل ہوا تو انھوں نے شہریوں سے کیسا سلوک کیا؟
- حضور ﷺ نے شہر مکہ میں اسلامی لشکر کے داخل ہونے کے بعد کیا خاص اعلان کروایا؟
- آپ ﷺ کی رحم دلی سے کیا فائدہ ہوا؟

مشق

۱۔ طلبا کے لیے پانچوں ذیلی سوالات کے جوابات زبانی سنانا اور لکھنا اس لیے آسان ہوگا کہ پہلے ان باتوں کو خوب سمجھا کر مختصر سوالات کر لیے گئے ہیں۔

۲۔ طلبا کی زندگی سے متعلق مثالیں لے کر یہ مشق بنائی گئی ہے اور اُنھیں رحم یا ظلم کا احساس دلانے کے لیے مختلف باتوں پر اُن کا ردِّعمل پوچھا گیا ہے۔

۳۔ سورۃ الانفال کی آیت ۷۰ کا ترجمہ کتاب سے نقل کروائیے۔

۴۔ درست اور غلط جملوں کی نشاندہی کی مشق پہلے زبانی اور پھر تحریری طور پر کروائیے۔

(i) ✗ (ii) ✓ (iii) ✓ (iv) ✓ (v) ✗

کفایت شعاری

لفظ ''شعار'' سے ''شعاری'' بنا ہے جس کا مطلب ہے طریقہ، برتاؤ، رویہ۔ ''کفایت'' کے معنی ہیں کافی ہونا، ضرورت کے مطابق ہونا۔ کفایت شعاری سے مراد ایسے طور طریقے اور رویّے ہیں کہ کوئی چیز فضول خرچ یا ضائع نہ کی جائے بلکہ ضرورت کے مطابق استعمال کی جائے۔

نوٹ: اساتذہ پہلے پیراگراف کی بلند خوانی کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دولت، روپیہ، رزق اور دیگر بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں، ان کا بلا ضرورت خرچ اور ضائع کرنا سختی سے منع ہے۔

پہلا پیراگراف سمجھا کر چھوٹے چھوٹے سوال کیجیے اور جانچ لیجیے کہ طلبا کو کیا سمجھ میں آیا۔

پیسہ کس طرح خرچ کرو

طلبا کو پہلے بھی بتایا گیا ہے کہ اسلام نے ہمیں زندگی کے ہر پہلو کے بارے میں ہدایات دی ہیں، اس بات کا اعادہ کیجیے اور بتائیے کہ اسلام نے ہمیں مال و دولت کے بارے میں بھی تعلیم دی ہے کہ مال، روپیہ، دولت کیسے کماؤ اور کیسے خرچ کرو۔ اس کے بارے میں قرآن میں کھلی ہدایات ہیں۔ جو لوگ اس معاملے میں بھی اللہ کا حکم مانتے ہیں، ان کے لیے بہت نعمتیں ہیں۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق مال و دولت کمانے اور خرچ کرنے والوں کے مال میں اللہ تعالیٰ مزید برکت دیتا ہے اور آخرت میں بھی اُن کے لیے بڑا اَجر ہے۔

نوٹ: اساتذہ دیے گئے نکات کو یاد کروا کر تشریح کریں۔ رشوت لینے دینے، جھوٹ بولنے، خراب مال بیچنے اور کم تول کر کمانے والوں کے لیے آخرت میں دوزخ ہے۔ نہ مال خرچ کرنے میں کنجوسی کرنی چاہیے اور نہ ہی اسے فضول خرچ کرنا چاہیے۔

اللہ ہر بات میں میانہ روی کو پسند فرماتا ہے۔ اساتذہ سمجھائیں کہ میانہ روی کیا ہے۔

قرآن پاک کی ہدایت

سورۃ الطلاق کی آیت ۷ کا ترجمہ زبانی یاد کروایئے جس میں مال خرچ کرنے کا بیان ہے۔
قرآن اس بارے میں ہمیں بہترین تربیت دیتا ہے۔ فضول خرچی اور بخل یعنی کنجوسی کے درمیان کا راستہ میانہ روی ہے۔ اللہ نے بتادیا ہے کہ مال کس پر، کس طرح خرچ کیا جائے اور ہمارے مال پر کس کس کا حق ہے۔
ظاہری باتوں اور نمود و نمائش پر مال خرچ کر کے دوسروں پر دولت کا رعب ڈالنا اسلام میں سختی سے منع ہے۔ موجودہ دور میں ہمارے اعمال اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے بالکل خلاف ہیں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ کو مال کی محبت رکھنے والے پسند نہیں۔

پیسہ بچانا اور خدمت خلق

پیسہ خرچ کرنے سے اسلام نہیں روکتا، لیکن یہ درس ضرور دیتا ہے کہ کتنا پیسہ خرچ کرو اور توازن کس طرح قائم رکھو۔ اللہ کنجوسی کو بھی ناپسند فرماتا ہے۔

- پیسہ بچایا جائے اور اُسے غریبوں، مسکینوں اور یتیموں پر خرچ کیا جائے، اسکول اور اسپتال بنائے جائیں؛ یہ پیسہ اللہ کی طرف سے کئی گنا ہو کر ملے گا۔
- اللہ کی راہ میں پیسہ خرچ کرنا جنت میں گھر بنانا ہے۔

ضرورت مندوں کی امداد

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کی روایت زبانی یاد کروایئے اور طلبا کو بتایئے کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ صفحہ ۴۷ کا آخری پیراگراف پڑھ کر اُس کے معنی سمجھایئے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

سرگرمی

کفایت شعاری اور فضول خرچی پر بات چیت کرنا ایک دلچسپ سرگرمی ہو گی جس کی وجہ سے سوالات کے جوابات بھی آسان ہو جائیں گے۔

مشق

۱۔ دیے گئے ہر سوال کا جواب پہلے زبانی حاصل کر کے کتاب میں لکھوائیے۔

۲۔ تمام سوالات طلبا کی زندگی سے متعلق ہیں اس لیے یہ جملے پُر کرنا اُن کے لیے ایک اچھی سرگرمی ہو گی۔

(i) امانت (ii) اللہ، حکم (iii) رشوت (iv) محبت

(v) برکت (vi) اللہ تعالیٰ (vii) شیطان (viii) پسند

(ix) خدمت خلق (x) بہتری

۳۔ یہ بھی جملے مکمل کرنے کا کام ہے جو کتاب کے صفحہ ۷۴ کے پہلے پیراگراف سے دیا گیا ہے۔ یہ دلچسپ مشق پہلے زبانی اور پھر تحریری طور پر کروائیے۔

صفحہ ۷۶ پر ہدایات برائے اساتذہ پڑھیے اور اس کے مطابق عمل کیجیے۔

اسلامی اُخوّت

نوٹ: کتاب میں صفحہ ۷۷ پر دیا گیا نقشہ دکھائیے اور ملکوں کے نام اخذ کروائیے۔ معلوم نہ ہونے کی صورت میں مدد کیجیے۔ نقشے میں رنگوں کی مدد سے بتائیے کہ کس علاقے میں مسلمان آبادی کتنے فیصد ہے۔

اُخوّت کا مطلب

اُخوّت کے معنی ہیں بھائیوں جیسا تعلق، دوستی، میل ملاپ، بھائی چارہ۔

- اسلام یہ سکھاتا ہے کہ کلمہ پڑھنے والے تمام انسان اسی طرح ہیں جیسے ایک خاندان یا بھائی بہن۔
- یہی وہ سوچ ہے جس سے متحد اور منظّم اسلامی امت بنتی ہے۔
- اسلام کے وجود میں آنے سے پہلے عرب میں اخوت اور بھائی چارہ جیسے جذبات کم ہی دیکھنے کو ملتے تھے۔ ہر طرف دشمنیاں اور لڑائی جھگڑے تھے۔

- جب دشمنیاں اور لڑائیاں ہوں تو کسی کی جان ، مال اور عزت محفوظ نہیں رہتی بلکہ ہر طرف لوٹ کھسوٹ اور لڑائیاں عام ہوتی ہیں۔
- اسلام کے ظہور میں آنے کے بعد تمام مسلمان محبت کے رشتے میں بندھ گئے۔ قرآن اس اتحاد کے بارے میں کیا فرماتا ہے ، اس حوالے سے کتاب میں درج سورۃ الحجرات کی آیت ۱۰ کا ترجمہ یاد کروائیے۔

اوپر دیے گئے تمام نکات زبانی یاد کروائیے تاکہ جب مشقی سوالات کی باری آئے تو طلبا کو جوابات پہلے ہی سے معلوم ہوں۔

مسلمانوں کے لیے اللہ کے احکامات

- اگر دو گروہوں میں لڑائی ہوجائے تو ان میں صلح کروا دی جائے۔
- کوئی مسلمان مصیبت میں مبتلا ہو تو سب اُس کی مدد کریں۔
- حج اسلامی بھائی چارے کی بہترین مثال ہے۔ حج کے دوران دنیا بھر سے مختلف زبان ، رنگ اور نسل سے تعلق رکھنے والے لاکھوں لوگ ایک وقت اور ایک جیسے لباس میں اللہ کے گھر حاضر ہوتے ہیں۔
- کتاب سے سورۃ آلِ عمران کی آیت ۱۰۳ کا ترجمہ زبانی یاد کروائیے۔

اس تمام مواد پر جتنے مختصر سوالات زبانی پوچھ سکتے ہوں، ضرور پوچھیے ، اس طرح سبق زیادہ بہتر یاد ہو گا۔

اسلامی اُخوّت اور نبی کریم ﷺ کے ارشادات

نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے تاریخی خطبے میں مسلمانوں کے لیے زبردست ہدایات اور رہنما اصول بیان کیے۔

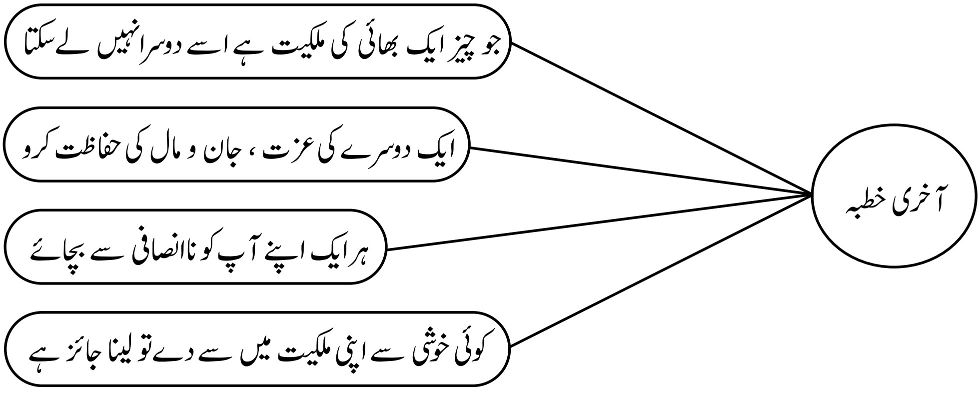

نوٹ: اب تک کا دیا گیا تمام مواد زبانی یاد کروائیے۔

زبانی سوالات

- اُخوّت کے کیا معنی ہیں؟
- اسلامی اُخوّت کیا ہے؟
- اسلامی اُخوّت کی بہترین مثال کیا ہے؟
- اسلامی اُخوّت کے کیا فائدے ہیں؟

اسلامی اُخوّت کی ضرورت

دنیا کے موجودہ تباہ کن حالات میں اسلامی اُخوّت کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ ہے۔ جب تمام مسلمان متحد اور اکٹھے ہوں گے تو انھیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور وہ ترقی کی منازل کرنے لگیں گے۔ اس عمل سے اللہ تعالیٰ بھی خوش اور راضی ہوگا۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے بتائے ہوئے اصولوں پر چلیں تو کبھی ناکام نہیں ہو سکتے۔

مشق

۱۔ پانچوں ذیلی سوالات کے جوابات زبانی پوچھنے کے بعد لکھنے کے لیے دیجیے۔
۲۔ سبق میں درج اُخوّت سے متعلق قرآنی آیات کتاب سے نقل کروائیے۔
۳۔ فلوچارٹ کے ذریعے اسلامی اُخوّت کے متعلق رسولِ اکرم ﷺ کے ارشادات بتائیے اور کتاب میں نقل کرنے کے لیے دیجیے۔
۴۔ اسلامی اُخوّت نہ ہونے کی صورت میں کیا کیا نقصانات ہوسکتے ہیں؟ طلبا سے زبانی پوچھیے اور درست جوابات اخذ کروانے میں اُن کی مدد کیجیے۔ اچھی طرح سمجھانے کے بعد لکھوائیے۔
۵۔ اسلامی اُخوّت کے فائدے لکھوائیے۔ طلبا کو سبق کے آخری پیراگراف سے مدد لینے کی ہدایت دیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ پر عمل کیجیے۔

آدابِ تلاوت

قرآن کو پڑھنا تلاوت کہلاتا ہے۔ قرآن مجید ایک عظیم کتاب ہے جس کی عزت و تعظیم لازمی ہے۔ اسے عام کتابوں کی طرح نہیں پڑھا جاتا۔ اس کی تلاوت کے لیے ضروری ہے کہ

- لباس پاک و صاف ہو
- جسم پاک و صاف ہو
- با وضو ہوں
- جگہ پاک و صاف ہو
- قبلہ رخ ہو کر تلاوت کرنا بہتر ہے
- قرآن میں لکھی ہوئی ہر بات پر یقین کرنا اور اُسے سچا ماننا ضروری ہے

طالب علموں کو تلاوت سے متعلق تمام نکات یاد کروائیے اور اُن سے متعلق مختصر زبانی سوالات کیجیے۔

قرآن کیسے پڑھا جائے

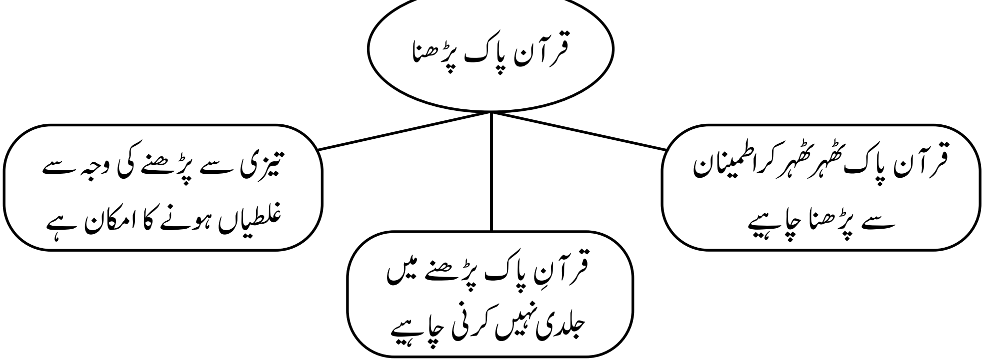

کتاب میں درج سورۃ المزمل کی آیت ۴ کا ترجمہ زبانی یاد کروا کر سنیے۔ تلاوتِ قرآن سے متعلق حضرت اُمِّ سلمہ کی روایت پڑھیے اور سمجھائیے۔ حدیث نبوی ﷺ کے بعد مکمل قرآن کی تلاوت کے بارے میں آداب بیان کیجیے۔

- قرآن ایک ماہ کی مدت میں ختم کیا جائے۔
- ہمت ہو تو پندرہ دن میں ختم کرے۔
- اس سے زیادہ پڑھ سکیں تو سات دن میں مکمل قرآنِ پاک کی تلاوت کی جائے۔
- قرآن پاک میں سات منزلیں ہیں۔

نوٹ: قرآن پاک کو تین دن سے کم میں پڑھ لینا منع ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن پاک بغیر سمجھے پڑھنے کی کتاب نہیں، بلکہ اس کی تلاوت کے ساتھ اس کے معنی پر بھی غور وفکر کرنا چاہیے۔

چند اہم باتیں

- قرآنِ پاک کو اس کی ترتیب سے پڑھا جائے۔
- قرآن کی تلاوت کرنا سنّت ہے۔
- تلاوت سننا واجب ہے۔
- اگر کسی محفل میں قرآنِ پاک کی تلاوت سماعت نہیں کی جارہی ہو تو وہاں قرآن پڑھنا منع ہے کیونکہ اس طرح قرآن کی بے ادبی ہوتی ہے۔
- قرآنِ پاک کی تلاوت سننے کے بارے میں سورۃ الاعراف کی آیت ۲۰۴ کا ترجمہ یاد کروایئے۔
- مسجد یا دیگر محافل میں قرآن اتنی بلند آواز سے پڑھنا نہیں چاہیے کہ دوسرے لوگوں کو پریشانی ہو۔
- تنہائی میں بلند آواز سے تلاوت کرنا اچھا ہے۔
- قرآن خوبصورت آواز میں پڑھنا چاہیے۔
- اچھی آواز میں قرآن کی تلاوت حضور ﷺ کو بہت پسند تھی کیونکہ اچھی آواز قرآن کو حسین بناتی ہے۔

قرآن مجید کا احترام

سبق کا آخری پیراگراف پڑھ کر سنایئے اور مختصر زبانی سوالات کیجیے۔

زبانی سوالات

- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی تلاوت سے پہلے کیا کرتے تھے؟
- قرآن پاک ختم کرنے کے بعد کیا کرنا چاہیے؟
- قرآن پاک کو کسی جگہ رکھتے وقت کن کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟
- تلاوت کرنے کے بعد کیا دعا مانگنی چاہیے؟

مشق

۱۔ پانچوں ذیلی سوالات کے جوابات سبق کی تدریس کے دوران طلبا پڑھ چکے ہیں، ایک بار زبانی حل کروا کر تحریر کروائیے۔

۲۔ تلاوتِ کلامِ پاک سے متعلق تین قرآنی آیات کے تراجم:

(i) اور قرآن کو (اچھی طرح) ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔ (سورۃ المزمل: ۴)

(ii) اس کو وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہیں۔ (سورۃ الواقعہ: ۷۹)

(iii) اور جب قرآن پڑھا جائے تو توجہ سے سنا کرو اور خاموش رہا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (سورۃ الاعراف: ۲۰۴)

۳۔ تلاوتِ قرآن پاک سے متعلق تین احادیث طلبا سے پوچھیے۔ اُنھیں معلوم نہ ہوں تو آپ مدد کیجیے۔

(i) حضرت اُمِّ سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر آیت کو الگ الگ پڑھتے اور ہر آیت کے بعد ٹھہر جاتے۔

(ii) تم لوگ اپنی آواز سے قرآن پاک کو حسین بناؤ کہ اچھی آواز قرآن کے حسن میں اضافہ کر دیتی ہے۔

(iii) قرآن کو جتنا غور سے پڑھا جائے، اتنا ہی بہتر ہے۔

۴۔ جملے مکمل کروانے کی مشق سبق کے پہلے صفحے کے آخری پیراگراف سے دی گئی ہے، اسے پہلے زبانی حل کروائیے اور پھر لکھوائیے۔

۵۔ سبق کی تدریس کے بعد طلبا باآسانی فلو چارٹ مکمل کر سکتے ہیں، ان شاء اللہ اُنھیں کسی مدد کی ضرورت نہیں ہوگی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حضرت مریم

- والد کا نام : عمران
- والدہ کا نام : حضرت حنّا
- حضرت مریم کی کفالت ، دیکھ بھال اور تربیت اُن کے خالو حضرت یحییٰ علیہ السلام فرماتے جو اللہ کے نبی تھے۔
- حضرت یحییٰ علیہ السلام جب بھی حضرت مریم کے کمرے میں جاتے تو طرح طرح کے موسمی اور بے موسم پھل کمرے میں دیکھتے۔ یہ اللہ کی طرف سے آتے تھے جس سے ظاہر تھا کہ حضرت مریم کوئی عام خاتون نہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش

- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ایک معجزہ ہے۔
- اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کو حکم دیا کہ تین دن ایک کمرے میں بند اور خاموش رہیں اور اللہ کی عبادت کرتی رہیں۔
- اللہ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو انسان کی شکل میں حضرت مریم کے پاس بھیجا۔
- حضرت مریم ڈر گئیں۔
- حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ میں اللہ کا پیغام اور خوشخبری لایا ہوں۔
- پیغام یہ ہے کہ آپ کے یہاں بیٹا پیدا ہوگا۔
- حضرت مریم شادی شدہ نہیں تھیں اس لیے پریشان ہوگئیں۔
- اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کو اطمینان دلایا۔
- قرآن پاک کی سورۂ مریم میں یہ تمام تر واقعہ بیان ہوا ہے۔

- اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کو دنیا کے لیے ایک نشانی بنا دے گا۔
- یہ سن کر وہ دور ایک سنسان جگہ چلی گئیں۔
- اس جگہ اللہ نے اپنی قدرت سے کھجور کے خشک درخت میں تازہ کھجوریں پیدا کر دیں۔
- حضرت مریم کے پاؤں تلے پانی کا چشمہ نکال دیا۔
- اسی جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی۔

نوٹ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق یہ تمام نکات طلبا کو زبانی یاد کروائیے۔ وہ اگر کچھ پوچھنا چاہیں تو انھیں اس کی وضاحت ضرور کیجیے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک عام انسان نہیں تھے۔ ان کی خاص باتیں یہ ہیں:

- اُنھوں نے اپنی شیر خواری یعنی دودھ پینے کی عمر ہی میں بڑوں کی طرح بولنا شروع کر دیا۔
- حضرت مریم جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لے کر اپنے علاقے میں واپس آئیں تو لوگوں نے بچے سے متعلق بہت سوالات پوچھے۔ حضرت مریم نے کہا کہ سب باتوں کا جواب میرے بیٹے سے لو۔
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو کچھ کہا وہ سب قرآنِ پاک میں موجود ہے۔

وہ باتیں یہ ہیں:

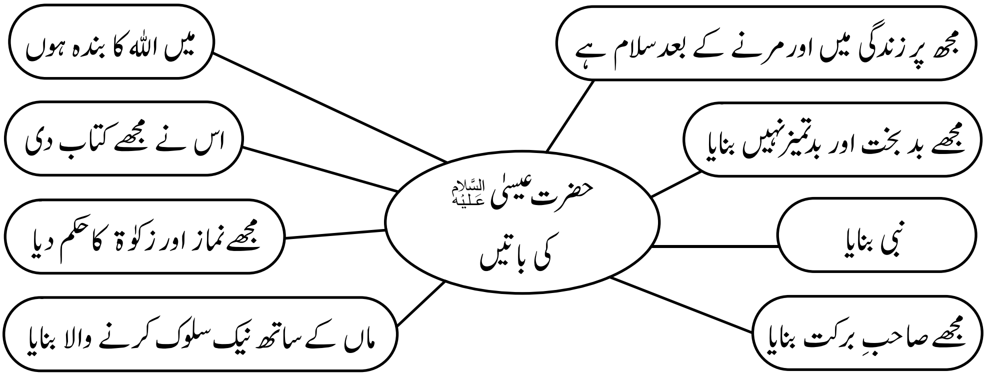

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی باتیں سن کر سب چپ ہو گئے، کچھ لوگ ایمان لے آئے اور کچھ نے انکار کیا۔

نوٹ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم نے سب سے غلط کام یہ کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا قرار دیا۔ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ مریم کی آیت ۳۵ میں جو ارشاد فرمایا، اسے زبانی یاد کروائیے۔

اب تک کی تدریس کے نکات یاد کروا کر مختصر زبانی سوالات پوچھیے تاکہ تمام معلومات ذہن نشین ہو جائے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات

اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو معجزہ عطا کیا۔ یہ معجزہ اس نبی کے زمانے کے حالات کے مطابق تھا۔ چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں طب یعنی حکیمی دوائیں اور علاج بہت عام تھا اس لیے حکمت کے لحاظ سے اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو معجزہ بخشا۔

- حضرت عیسیٰ علیہ السلام اندھوں کو بینائی بخشتے۔
- وہ مریضوں کے جسم پر ہاتھ پھیر کر انھیں صحت یاب کرتے۔
- وہ مُردوں پر پھونک مار کر انھیں زندہ فرماتے۔
- کوڑھ جیسی خطرناک بیماری کے مریضوں کو صحت عطا فرماتے۔
- غیب کے علم سے یہ بھی بتا دیتے کس نے کیا کھایا ہے اور کیا بچایا ہے۔

نوٹ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات زبانی یاد کروائیے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اٹھایا جانا

- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں فلسطین اور بیت المقدس کا حکمران کافر تھا۔
- یہودیوں نے اس حکمران کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف بھڑکایا۔
- یہودیوں نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے ہیں اور جھگڑا فساد کرتے ہیں۔
- ان سب نے فیصلہ کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر چڑھا دیں گے یعنی پھانسی لگا دیں گے۔
- اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اطمینان دلایا کہ دشمن کبھی کامیاب نہ ہوگا۔

درج بالا تمام نکات زبانی یاد کروا کر سورۃ آل عمران کی آیت ۵۵ کا دیا گیا ترجمہ زبانی یاد کروائیے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ حالت میں آسمان کی طرف اٹھانے کا ذکر کیا ہے۔

دشمن اسی تاک میں تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مار ڈالیں۔ ایک روز گھر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک گروہ سے بات چیت کررہے تھے تو بادشاہ کے سپاہیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے گھر کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مار ڈالنا چاہتے تھے لیکن اللہ نے انھیں بحفاظت آسمان پر اٹھالیا۔ سپاہی اندر داخل ہوئے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام وہاں نہ تھے بلکہ ان کی شکل جیسا آدمی وہاں تھا، دشمنوں نے اس شخص کو پھانسی دے دی اور خوش ہوئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ختم ہو گئے۔ اس حوالے سے سورۃ آلِ عمران کی آیت ۵۴ کا ترجمہ سمجھایئے اور زبانی یاد کروایئے۔

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے دنیا میں دوبارہ آئیں گے۔

> نوٹ: اسباق اور مشقوں میں کچھ نکات طلبا کو خود بتا کر سوالات کیے جاتے ہیں اور کچھ باتیں خود معلوم کرنے کے لیے دی جاتی ہیں تاکہ اُن میں غور وفکر کرنے کی صلاحیت اجاگر ہو اور وہ ڈھونڈنا، معلوم کرنا اور تجسس کرنا سیکھیں۔ یہ research based learning کی طرف قدم ہے۔

مشق

۱۔ مشقی سوالات میں پہلا سوال تحقیقی طریقۂ تدریس کے مطابق ہے، اس لیے اساتذہ طلبا کو جواب نہ بتائیں بلکہ انھیں اس بات پر اکسائیں کہ وہ خود معلوم کر کے لکھیں۔ بقیہ سوالات آسان ہیں۔ سوال نمبر v اور vii اچھی طرح سمجھا کر لکھوایئے تاکہ طلبا کے ذہن میں درست عقائد ذہن نشین ہوجائیں۔ معجزہ کے مطالب و معانی بھی سمجھایئے۔ تمام سوالات پہلے زبانی حل کروایئے، پھر لکھوایئے۔

۲۔ نبیوں اور اُن کے معجزوں سے متعلق یہ ایک دلچسپ پراجیکٹ ہے۔ طلبا کو ترغیب دلایئے کہ وہ خود معلوم کر کے مکمل کریں۔

۳۔ قرآن پاک میں جن انبیا کا تذکرہ ہے، اُن میں سے چند کے نام زبانی سنیے۔ طلبا کو معلوم نہ ہوں تو بتایئے اور پھر لکھوایئے۔ چند نام درج ذیل ہیں:

حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت یونس علیہ السلام، حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہدایات برائے اساتذہ غور سے پڑھیے اور ان پر عمل کیجیے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

’’غنی‘‘ کا مطلب سمجھائیے۔غنی وہ دولتمند، مالدار اور امیر شخص ہے جس کے پاس مال و دولت اور تمام چیزیں اتنی مقدار میں ہوں کہ اسے مزید کوئی ضرورت یا خواہش نہ ہو۔

- حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ قریشِ مکہ کے بہت بڑے خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔
- جب زیادہ تر لوگ لکھنے پڑھنے سے ناواقف تھے، اس وقت بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پڑھنا لکھنا جانتے تھے۔
- آپ مکہ کے امیر ترین لوگوں میں سے تھے۔
- آپ کا پیشہ کپڑے کی تجارت تھا۔
- اللہ نے آپ کو بہت کچھ دیا تھا۔ آپ سب کے کام آتے تھے، اسی لیے ’’غنی‘‘ کہلاتے تھے۔
- آپ بہت نرم دل اور مدد کرنے والے انسان تھے۔

نوٹ: غنی کا مطلب اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شخصیت سے متعلق درج بالا نکات زبانی یاد کروائیے۔

قبولِ اسلام اور ہجرت

یہ چھوٹا سا پیرا گراف ہے، اساتذہ باآوازِ بلند پڑھیں اور پھر سوالات کریں۔

- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کس سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا؟
- جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسلام لانے کا اعلان کیا تو ان کے قبیلے نے اس بات پر کیا ردِعمل ظاہر کیا؟
- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کتنی دفعہ ہجرت کی؟
- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہاں کہاں ہجرت کی؟
- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بقیہ زندگی کہاں گزاری؟

ذوالنوّرین کا خطاب

’’ذوالنوّرین‘‘ کا مطلب ہے دو نور والے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ’’دو نور‘‘ والے کا خطاب اس لیے ملا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو بیٹیوں یعنی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح یکے بعد دیگرے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

کنواں وقف کردیا

''وقف'' سے مراد ایسی چیز ہے جو کسی کی ملکیت نہ ہو یا ایک شخص نے اسے کسی شخص یا مقصد کے استعمال کے لیے خاص کردیا ہو۔ مدینہ میں پینے کے پانی کا مسئلہ تھا۔ میٹھے پانی کا ایک کنواں ایک یہودی کی ملکیت تھا جو مسلمانوں کی دشمنی میں اُنھیں مہنگے داموں پانی فروخت کیا کرتا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہودی کو بھاری قیمت دے کر وہ کنواں خرید لیا اور تمام مسلمانوں کے لیے وقف کردیا۔ یہ اسلامی تاریخ میں کوئی چیز وقف کرنے کی پہلی مثال تھی۔

طلبا کو سمجھایئے کہ وقف کیا ہے، کیوں ضروری ہے اور اس کا انعام کیا ہے۔ اسلامی برادری پر یہ لازم ہے کہ جس شخص کو اللہ نے مال دولت دی ہے وہ مختلف چیزوں کو ضرورت مندوں کے لیے وقف کردے۔ اس کا اجر بے شمار ہے۔

مسجدِ نبوی کی توسیع

توسیع معنی بڑا کرنا، پھیلانا۔ مسجد نبوی کو بڑا کرنے اور اس کے رقبے میں اضافے کی ضرورت اس لیے پڑی کیونکہ مسلمانوں کی تعداد بڑھ رہی تھی اور زیادہ جگہ کی ضرورت تھی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے پیسے سے زمین خرید کر مسجدِ نبوی کی توسیع کروائی۔

غزوۂ تبوک میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی امداد

اساتذہ اس عنوان کے تحت پیراگراف پڑھیں اور پھر سوالات کریں۔

- جنگ میں شامل دس ہزار لوگوں کے لشکر کا تمام خرچ کس نے برداشت کیا؟
- انھوں نے کتنے اونٹ اور کتنے دینار اسلامی فوج کو دیے؟
- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی کیا حیثیت تھی؟

اسلام کے تیسرے خلیفہ

اسلام کے تیسرے خلیفہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ منتخب ہوئے۔ کتاب میں پڑھ کر بتایئے کہ کن کن لوگوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا۔

فتوحات

وہ علاقے جنھیں حضرت عثمان ؓ کے دورِ خلافت میں فتح کیا گیا:

۱۔ قبرص	۲۔ سمرقند	۳۔ ترکمانستان
۴۔ افغانستان	۵۔ تاشقند	۶۔ خراسان
۷۔ لیبیا	۸۔ مراکش	۹۔ تیونس
۱۰۔ ایران	۱۱۔ یمن	۱۲۔ عرب کے تمام خطے

حضرت عثمان ؓ کی نرم دلی

حضرت عثمان نرم دل اور معاف کرنے والے انسان تھے۔ دشمن سازش کرتے تو آپ معاف کردیتے اور فساد نہ ہونے دیتے۔ یہی وجہ تھی کہ لوگ آپ کے دشمن بنتے چلے گئے اور آپ کے خلاف سازشیں کرنے لگے۔ آپ کو مدینہ چھوڑ کر جانے کا مشورہ دیا گیا لیکن آپ نے اپنے پیارے نبی ﷺ کے شہر سے دور ہونا پسند نہیں کیا۔ آپ کو اپنی حفاظت کے لیے فوج رکھنے کا مشورہ دیا گیا لیکن آپ نے وہ بھی نہ مانا۔ باغیوں نے آپ کے قتل کی سازش کی اور حج کے زمانے میں ، جب بزرگ صحابہٴ کرام حج کرنے کے لیے مکہ گئے ہوئے تھے ، حملہ آور حضرت عثمان ؓ کے گھر کی پچھلی دیوار کود کر اندر داخل ہوئے اور اُنھیں شہید کردیا جب کہ اُن کی بیوی حضرت نائلہ زخمی ہوگئیں۔

یہ واقعہ جمعہ کے دن پیش آیا جب حضرت عثمان ؓ قرآن پاک کی تلاوت فرما رہے تھے۔ شہادت کے وقت آپ ؓ کی عمر ۸۲ سال تھی۔ باغیوں نے بیت المال بھی لوٹ لیا جہاں مسلمانوں کی ساری دولت جمع ہوتی تھی۔

زبانی سوالات

- حضرت عثمان ؓ کی سب سے اچھی عادت کون سی تھی؟
- دشمنوں کے ساتھ حضرت عثمان ؓ کا کیا رویہ تھا؟
- حضرت عثمان ؓ کے دورِ خلافت میں مسلم سلطنت کو کیا فائدہ پہنچا؟
- کیا حضرت عثمان ؓ نے اپنے دشمنوں کو ہلاک کروایا؟

- کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مدینہ چھوڑ کر جانے کا مشورہ مانا؟
- لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو اپنی فوج رکھنے کا مشورہ کیوں دیا؟
- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کس طرح شہید کیا گیا؟
- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہادت کے وقت کیا کر رہے تھے؟
- شہادت کے وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی عمر کتنی تھی؟
- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کے بعد مجرموں نے کیا کیا؟

قرآن پاک کی ترتیب

- قرآن پاک جیسے جیسے نازل ہوتا گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے صحابۂ کرام سے تحریری طور پر محفوظ کرواتے گئے۔
- قرآن ایک جگہ جمع نہیں تھا بلکہ مختلف صحابہ کے پاس آیات تحریر تھیں یا زبانی یاد تھیں۔
- جب حافظِ قرآن صحابہ کا انتقال ہونے لگا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ضرورت محسوس کی کہ قرآن پاک ایک جگہ اکٹھا کر کے لکھ لیا جائے۔
- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بہت علاقوں کا دورہ کیا۔
- ہر جگہ مسلمان اپنی زبان کے مطابق علیحدہ طرز کی لکھائی والا قرآن پڑھ رہے تھے۔
- ہر ایک کے پڑھنے کا انداز الگ تھا۔
- قرآن پاک کی ترتیب کا کام حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ شروع کر چکے تھے لیکن اسے مکمل شکل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دی اور اسے ایک جلد میں جمع کیا۔
- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے چونکہ قرآن پاک جمع کیا تھا اس لیے آپ رضی اللہ عنہ کو ''جامع القرآن'' یعنی قرآن جمع کرنے والا کا نام دیا گیا۔

نوٹ: اس بڑے کام کے علاوہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی قابلیت عدالتی فیصلوں، قانون، حج اور عمرے کے متعلق بھی بہت تھی۔

زبانی سوالات

- قرآن پاک ایک جگہ جمع کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟
- قرآن پاک کی ترتیب کا کام کن صحابی نے شروع کیا تھا؟
- اس کام کو مکمل کن صحابی نے کیا؟
- ''جامع القرآن'' کا کیا مطلب ہے؟
- ''جامع القرآن'' کا لقب کن صحابی کو اور کیوں دیا گیا؟
- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کن معاملات کا علم رکھتے تھے؟
- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کتنی مدت تک خلیفہ رہے؟

اعزازات

اعزازات کا مطلب ہے کسی انسان کو اس کے بہترین کاموں پر عزت دینا، انعام و اکرام دینا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے محاصرے کے دوران باغیوں کے سامنے اپنے چھ اعزازات بیان فرمائے، انھیں زبانی یاد کروا کر سنیے۔

مشق

۱۔ پہلے مشقی سوال کے تحت سات ذیلی سوالات دیے گئے ہیں۔ سوال i کا جواب لکھنے میں طلبا کی مدد کیجیے۔ بقیہ سوالات سبق کے مواد ہی سے ہیں جن کے جوابات طلبا خود لکھ سکیں گے۔

۲۔ جملے مکمل کرنے کی مشق کتاب کے صفحہ ۹۲ کے آخری دو پیراگراف سے دی گئی ہے۔ پہلے زبانی حل کروائیے اور کتاب میں لکھوائیے۔

۳۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے چار عنوانات دیے گئے ہیں، ان کی مدد سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر مختصر مضمون لکھوائیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کے مطابق عمل کیجیے۔ یہ ایک اچھی سرگرمی رہے گی۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

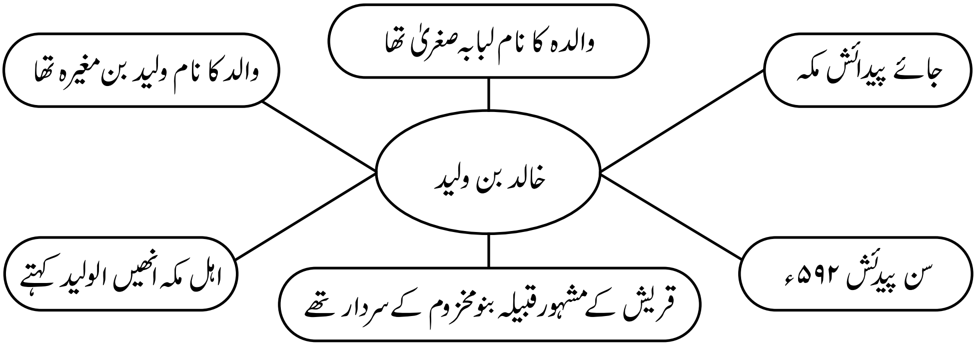

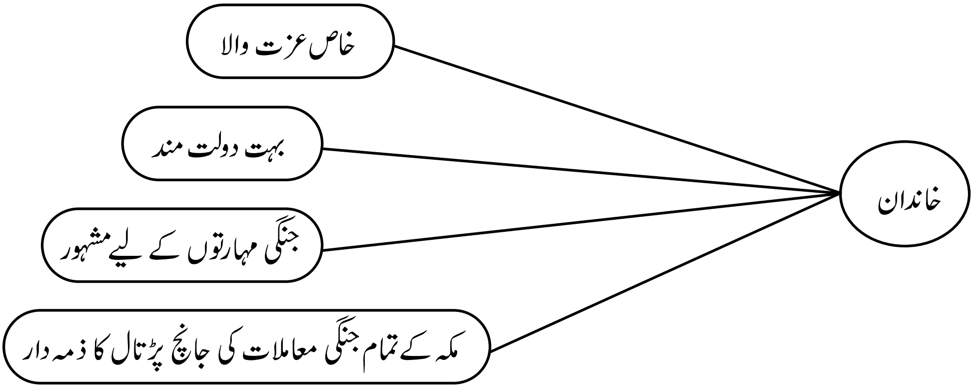

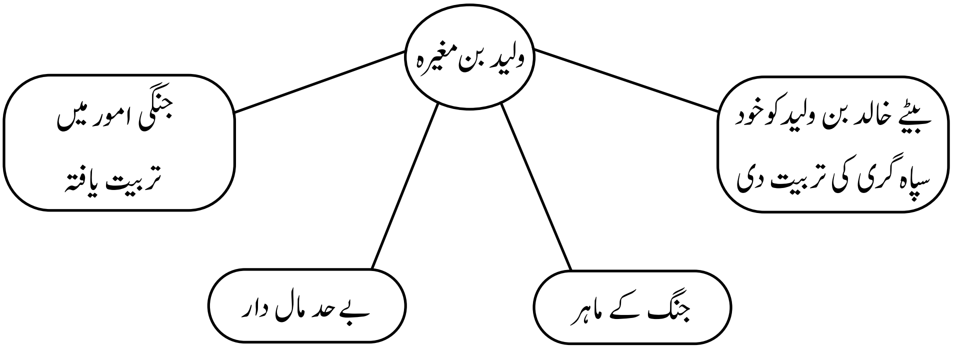

نوٹ: درج بالا فلو چارٹس کی مدد سے اہم نکات زبانی یاد کروائیے۔

عرب کا دستور تھا کہ چھوٹے بچوں کو صحرائے عرب میں کھلی فضا میں پرورش پانے کے لیے دیہی خواتین کے سپرد کردیا جاتا، تاکہ بچے کھلی ہوا میں پلے بڑھیں اور انھیں صاف ستھرا اور صحت بخش ماحول میسر آئے۔ جن خاتون کے پاس خالد بن ولید کو چھوڑا گیا تھا اُن کے پاس امیر گھروں کے بچے آتے تھے۔ چھ سال خالد بن ولید نے اس پرفضا مقام پر تربیت پائی اور پھر چھ سال کی عمر میں واپس اپنی والدہ کے پاس مکہ چلے گئے۔

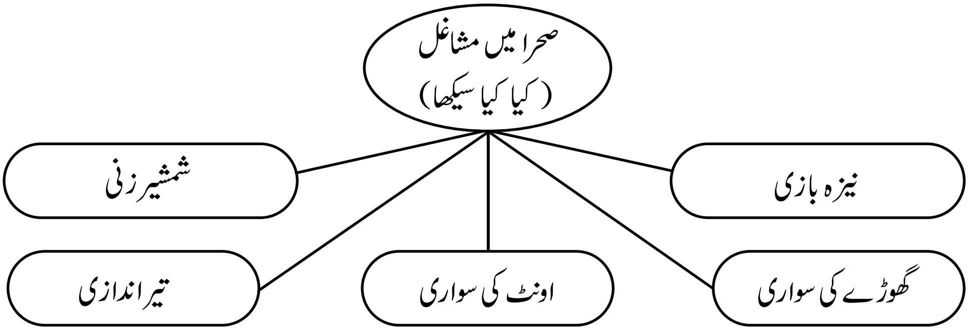

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بچپن ہی میں یہ تمام فنون سیکھے، اس لیے وہ جنگی معاملات میں بہترین تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ قریبی رشتہ دار تھے۔ آپ دونوں کی شکلیں بھی ایک دوسرے سے ملتی تھیں اور دوستی بھی گہری تھی۔

دورِ جوانی

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بڑے ہوئے تو اپنی جسمانی محنت اور فوجی مہارت کی مشقوں کی وجہ سے بہت طاقتور، کڑیل، بہادر، پھرتیلے اور چاق و چوبند جوان بن کر ابھرے۔ آپ کی خاص مہارت کے میدان یہ تھے:

- جنگ میں فتح کیسے حاصل ہو۔
- جنگی ہتھیار کس طرح مہارت کے ساتھ استعمال ہوں۔
- صحرا کو تیزی سے پار کس طرح کیا جائے۔
- نیزہ بازی سے دشمن کو شکست دینا۔

پہلے پیراگراف پڑھوائیے اور پھر درج بالا نکات زبانی یاد کروائیے۔ زبانی سوالات کرکے طلبا کی تفہیم جانچیے۔

اسلام کی ابتدائی جنگیں اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

- جب حضرت محمد ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی اس وقت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی عمر ۱۷ سال تھی۔
- ابتدائی تین سال حضور ﷺ نے خاموشی سے تبلیغ کی اس لیے مسلمانوں کی نہ کھل کر مخالفت ہوئی اور نہ جنگیں۔
- تاہم جب علی الاعلان تبلیغ اسلام شروع ہوئی تو کفار کی جانب سے شدید مخالفت ہوئی۔
- خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے والد بھی حضور ﷺ کے بڑے مخالف تھے۔
- غزوۂ اُحد میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کافروں کے لشکر میں شامل تھے۔
- جب نبی کریم ﷺ کے حکم کے خلاف مسلمان تیراندازوں کے گروہ نے اپنی جگہ چھوڑی اور دشمن نے پہاڑی کے پیچھے سے آ کر مسلمانوں پر حملہ کیا تو یہ حکمتِ عملی خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ہی تھی۔
- غزوۂ خندق میں بھی وہ مشرکین کی فوج میں تھے۔

یہ تمام نکات یاد کروائیے۔

قبولِ اسلام

اساتذہ اس پیراگراف کی بلند خوانی کریں۔ پیراگراف ذرا طویل ہے اس لیے اسے آہستہ آہستہ پڑھیے۔طلبا سے اس پیراگراف کے بارے میں مختصر سوال پوچھیے اور یہ دیکھیے کہ طلبا درست جواب دیتے ہیں یا نہیں۔

یہ ضرور پوچھیے کہ

- مسلمانوں کے لیے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا ساتھ کیوں فائدہ مند تھا؟
- خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور کون لوگ مسلمان ہوئے؟

جنگ موتہ

جب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا ، ان دنوں ’’موتہ‘‘ نام کی جگہ پر اسلامی لشکر بھیجا جارہا تھا۔ یہ خبر پاتے ہی جنگی مہارتوں کے بادشاہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ خوشی سے اسلامی لشکر میں شامل ہو گئے۔ یہ لشکر ۳ ہزار مسلمانوں کا تھا جنھیں بتادیا گیا تھا کہ اگر مسلم فوج کا سپہ سالار شہید ہو تو کسے سپہ سالار بنایا جائے۔ ہدایت کے مطابق جب ایک ایک کر کے سپہ سالار شہید ہو گئے تو مسلمانوں نے بڑی امید کے ساتھ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو

اپنا سپہ سالار بنا لیا۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اسلامی لشکر کی کمان اس طرح سنبھالی کہ جنگ کے حالات بدل گئے۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے لشکر کو مہارت کے ساتھ صحرا میں نکال لائے اور مشرکین کی فوج ڈر کر فرار ہوگئی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی

- واپس مدینہ پہنچنے پر فوج کا استقبال کیا۔
- جنگ موتہ میں بہادری سے لڑنے پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ''سیف اللہ'' کا لقب دیا۔
- ''سیف اللہ'' معنی اللہ کی تلوار۔
- خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ۹ تلواریں اس جنگ میں لڑائی کے دوران ٹوٹیں۔

نوٹ: درج بالا مواد آسان اور مختصر کر کے نکات میں پیش کیا گیا ہے۔ طلبا کو تشریح کر کے سمجھانے کے بعد اسے زبانی یاد کروائیے۔

فتوحات

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی چند دیگر بڑی فتوحات یہ ہیں:

- فتحِ مکہ
- غزوۂ حنین
- غزوۂ تبوک
- طائف کا معرکہ
- نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے مسیلمہ کذاب کا خاتمہ
- دریائے فرات کے ساتھ ساتھ کامیاب حملے کر کے فتوحات حاصل کرنا
- صحرا پار کر کے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا فوج کے ساتھ شام پہنچنا اور دشمن پر شدید حملہ کرنا
- شام کے بعد دمشق بھی فتح کرنا

نوٹ: دمشق کی مہم کے دوران حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ انتقال کر گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بن گئے۔

سپہ سالاری سے ہٹایا جانا

اساتذہ یہ پیراگراف با آوازِ بلند پڑھیں اور جہاں کہیں تشریح کی ضرورت ہو تو تشریح کریں اور سوالات کریں۔

- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی کون سی عادت پسند نہیں آئی؟
- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور کیا احساس تھا؟
- اس احساس کی وجہ سے انھوں نے کیا قدم اٹھایا؟
- حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی جگہ کون سپہ سالار بنا؟
- جنگ یرموک اور بیت المقدس کی فتح کس کے عظیم کارنامے ہیں؟
- کس مقام پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھنے سے روک دیا گیا؟
- اس معاملے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا فیصلہ کیا؟

نوٹ: آج تک حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیے ہوئے لقب ''سیف اللہ'' سے پکارتے ہیں اور وہ آج تک مسلمانوں کی فوجی دنیا کے ہیرو اور فوجی عظمت کا نشان ہیں۔

ایک زریں عہد کا اختتام

''زریں'' معنی چمک دار، عظیم نام پیدا کرنے والا۔ یہ پیراگراف پڑھ کر سنائیے اور زبانی سوالات پوچھ لیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ

یہاں سبق کی تدریس کے ضمن میں اساتذہ کے لیے کچھ ہدایات اور تجاویز درج ہیں، ان پر عمل پیرا ہوں۔ اس طرح جنگی معاملات، ہتھیاروں اور طریقوں کے متعلق طلبا کی معلومات میں اضافہ ہو گا اور سبق میں دلچسپی بڑھے گی۔

مشق

ا۔ تمام چھ ذیلی سوالات کے جوابات طلبا کو یقیناً آتے ہوں گے۔ ایک دفعہ ہر سوال کا جواب زبانی لیجیے اور پھر لکھوائیے۔

۲۔ درست جوابات منتخب کرنے کی مشق مکمل طور پر طلبا کو خود کرنے دیجیے، یہ ان کی معلومات کا ایک اچھا امتحان ہو گا۔

(i) اللہ کی تلوار (ii) تین ہزار (iii) ایک لاکھ

(iv) تین (v) حضرت حارث بن عمیر رضی اللہ عنہ

۳۔ درست اور غلط جملوں کی نشاندہی بھی طلبا کو خود کرنے دیجیے، زبانی پوچھ لینے کے بعد کتاب میں نشان لگوائیے۔

(i) ✗ (ii) ✓ (iii) ✗ (iv) ✓ (v) ✗

۴۔ سوال و جواب اور دیگر مشقوں کے بعد اب طلبا ضرور اس قابل ہوں گے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے متعلق نوٹ لکھ سکیں۔ اگر انھیں الفاظ کے چناؤ اور تحریر میں مدد کی ضرورت پڑے تو اساتذہ مدد کریں۔

نوٹس

خبردار!

جعلی اور چربہ کتابوں کی فروخت جرم ہے

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کی نصابی یا غیر نصابی کتب خریدتے وقت نیا حفاظتی نشان ضرور دیکھیے۔ حفاظتی نشان میں موجود ذیلی خصوصیات اس بات کا ثبوت ہوں گی کہ یہ اصلی کتاب ہے۔

- مزارِ قائد کے گرد رنگ بدلتے بیضوی دائرے کو مختلف زاویوں سے دیکھا جائے تو اس کا رنگ نارنجی سے ہرے رنگ میں تبدیل ہوگا۔
- حفاظتی نشان کو اگر جِلد (سرورق) سے اُتارا جائے تو یہ بآسانی پھٹ جائے گا۔
- حفاظتی نشان کے بالائی اور زیریں حصّے اس طرح تراشے گئے ہیں کہ کوئی اسے اُتار کر دوبارہ استعمال نہ کرسکے۔
- حفاظتی نشان میں جہاں 'Rub Here' لکھا ہے اس جگہ کو کسی سکّے سے رگڑنے پر لفظ 'ORIGINAL' نمایاں ہوگا۔
- اس حصّے پر 'OXFORD UNIVERSITY PRESS' کے الفاظ نہایت چھوٹے سائز میں چھپے ہیں جو کسی عدسے کی مدد سے دکھائی دیں گے۔

اگر حفاظتی نشان موجود نہ ہو، پھٹا ہوا ہو یا تبدیل شدہ ہو، حفاظتی نشان پر موجود رنگ تبدیل نہ ہو رہا ہو، یا پھر لفظ 'ORIGINAL' سکّے سے رگڑنے پر نمایاں نہ ہو تو کتاب ہرگز قبول نہ کریں۔

جعلی کتابوں کی چند علامات یہ ہیں:

- غیر معیاری طباعت
- گھٹیا کاغذ
- چھپائی اور رنگ میں فرق
- ناقص چھپائی
- دھندلی عبارت اور تصاویر
- ناقص جِلد بندی اور کاغذ کی کٹائی
- کتب کی غیر معیاری شکل

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

اگر آپ کو شبہ ہے کہ آپ کو نقلی اور بغیر حفاظتی نشان کی کتاب فراہم کی گئی ہے تو برائے مہربانی فوراً رابطہ کریں:

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس، نمبر 38، سیکٹر 15، کورنگی انڈسٹریل ایریا، کراچی۔ 74900، پاکستان

ٹیلیفون: 86-35071580 (21-92) • فیکس: 72-35055071 (21-92)

ای میل: central.marketing.pk@oup.com • ویب سائٹ: www.oup.com.pk • آپ ہمیں facebook پر دیکھ سکتے ہیں۔